فیس بک سے
فاخرہ گل

سات سروں کا بہتا دریا تیرے نام
ہر سُر میں رنگ دھنک کا تیرے نام
جنگل جنگل میں رونے والے سب موسم
اور ہوا کا سبز دوپٹا تیرے نام

"ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ملکہ اپنے کمرے میں بغیر کسی کے جگائے جاگتی پائی گئی" نور جہاں نے باورچی خانے میں آٹا گوندھ کر چولہے پر چائے چڑھاتی اماں کو آ کر بریکنگ نیوز دی تو وہ بھی چونک گئیں۔

"سچ بتا......" اماں غیر یقینی کیفیت میں تھیں۔ جبھی نور جہاں نے ان کے ہاتھ سے دیگچی کا ڈھکن لے کر ایک طرف رکھا اور انہیں کھڑا کیا۔

"ارے اماں یقین نہیں آتا تو تم خود دیکھ لو ناں آ کے۔" نور جہاں کی کھلی آفر پر اماں بھی اس کے ساتھ دبے پاؤں چلتی کمرے تک جا پہنچی اور صرف سر آگے کر کے دیکھا تو نور جہاں کی بات پر سو فیصد یقین تو آیا ہی مگر ساتھ ہی اپنی چھوٹی بیٹی ملکہ پر بھی بے حد پیار آیا کہ شاید رات کی ڈانٹ کو اس نے دل پر لے لیا تھا اور یہی وجہ تھی کہ آج ان کے جگانے سے پہلے ہی جاگ بھی چکی تھی سو پیار کا اظہار کرنے کے لیے اسی طرح دبے پاؤں اس کی طرف بڑھنے لگیں۔ ملکہ کا رخ دیوار کی طرف تھا' کہنی پر بوجھ ڈالے کروٹ لے کر لیٹی ملکہ نے ہتھیلی پر سر ٹکایا ہوا تھا۔

"ہائے اللہ میں نے خوامخواہ کل اسے ڈانٹ دیا تھا دیر تک جاگنے پر......شاید اب بھی ذہن میں اس کے وہی پریشانی ہے جبھی تو جاگنے کے بعد بھی لیٹی ہوئی ہے اور اٹھنے کا شاید دل نہیں مان رہا۔" اماں نے خود کو مورد الزام ٹھہرایا اور چاہا کہ عقب سے اس کے سر پر بوسہ دیں سو آہستگی سے اس کے قریب پہنچی ہی تھیں کہ ایک دم اس کی کمر پر دھمو کا جڑ دیا۔

"ہائے میں مر گئی ربا میریا میں گئی......آئے ہائے آئے بچالے نور جہاں کی بچی مجھے بچالے یار یا تو اٹھالے......ہائے ہائے چاچی کا تو پاؤں بھاری ہوا' ہماری اماں سے اور کچھ نہ ہوا تو ہاتھ بھاری کر لیا۔" اماں کے موسلا دھار دھموکوں سے بچتی ملکہ کے منہ سے مختلف قسم کے اعتراضی بیانات کے ساتھ ساتھ نور جہاں سے مدد کی اپیل بھی جاری تھی' اور نور جہاں خود حیران تھی کہ ایک دم اماں کے ساتھ ایسا ہوا کیا کہ ملکہ پر آتا پیار مار میں بدلا اور یہ حیرت اپنی انتہا پر پہنچ کر اس وقت دم توڑ گئی جب نور جہاں پر یہ انکشاف ہوا کہ اماں نے ملکہ کو صبح ہی صبح قابل اعتراض حالت میں دیکھ لیا تھا۔ اور ثبوت بھی عین سامنے تھا۔

"قدرت خدا کی دیکھو کہ لوگ صبح سویرے اٹھ کر اپنے گھروں میں اللہ اور اس کے رسول کا نام لیتے ہیں اور یہ ملکہ......" اماں نے کھا جانے والی نظروں سے گھٹنوں پر سر ٹکائے بیٹھی ملکہ کو دیکھا۔

"یہ خیر سے اس موبائل پر مصروف تھی۔" اماں نے ہاتھ میں پکڑا اس کا سیاہ رنگ کا نوکیا کا فون کیل ٹھوکنے کے انداز میں لہرایا اور یہی کام اماں کی نظروں میں قابل اعتراض تھا۔

"ہائیں ملکہ......کھا قسم کہ تو اس وقت فیس بک پر تھی؟" نور جہاں بھی اس انکشاف پر حیران تھی۔

"ہاں تھی فیس بک پر......تجھے مسئلہ ہے؟" غصے میں ناک پھلاتی ملکہ کو اس وقت نور جہاں بالکل زہر لگ رہی تھی۔

"ہاں تو اماں ٹھیک کہہ رہی ہیں ناں' آنکھیں تیری گندی ہو رہی ہیں' اب تک برش نہیں کیا منہ سے سمیل تیرے آ رہی ہے' بالوں نے بھوتنی بنا رکھا ہے اور چڑھ گئی فیس بک پر۔" نور جہاں کو یوں بھی اس معاملے میں اماں کی شہہ حاصل تھی اس لیے بڑھ چڑھ کر بول رہی تھی۔

"پیدا کرنے والا بھول گیا ہے تم لوگوں کو......اور یہ فیس بک والا سوتے جاگتے دماغ پر سوار رہتا ہے۔" اماں نے دانت پیس کر پھر سے ملکہ کو کوسا۔

"او ہو اماں تم دیکھ تو لیتیں ناں' میں فیس بک پر قرآن پاک والا پیج ہی تو ڈھونڈ رہی تھی۔ اس میں ایڈمنز لوگ روزانہ قرآن پاک کی ایک آیت پڑھا اور سمجھا دیتے ہیں۔" ملکہ نے صفائی

پیش کی۔

"ہاں تو پھر یہ جو رنگین غلافوں میں الماری کے اوپری حصے پر قرآن شریف رکھے ہیں ناں وہ سب جا کر کسی مسجد یا مدرسے میں دے آؤ اور انہیں بتاؤ کہ بھیا ہم تو گندے مندے کلی بھی کیے بغیر فیس بک پر ہی سب کچھ پڑھ پڑھا لیتے ہیں اس لیے یہ تم رکھ لو..... کھا بھی وہیں لیا کرو اور....." اماں کا غصہ کسی بھی طور کم ہونے میں نہیں آ رہا تھا۔

"اور پتہ ہے ناں اماں کتنا سخت گناہ ملتا ہے اگر قرآن پاک یونہی بند رکھے رہیں تو......" نور جہاں موقع سے مکمل فائدہ اٹھاتے ہوئے ملکہ کو جی بھر کر چڑا رہی تھی۔

"گناہ ملنے کی کسے پروا ہے بس فیس بک پر لائک ملنے چاہیے...... ارے میں تو کہتی ہوں ماں بھی کوئی اسی فیس بک پر بنالو اور جان چھوڑ دو دونوں میری۔" اماں نے واقعی ہاتھ باندھے تھے ملکہ اور نور جہاں دونوں لپک کر ان کے پاس آئیں اور گلے لگ گئیں۔

"اماں تم ملکہ کی وجہ سے اب مجھے بھی ڈانٹ رہی ہو میں نے بھلا کیا کیا ہے؟" نور جہاں نے معصوم سا منہ بنا کر اماں کا منہ چوما۔ وہ تینوں اب پلنگ پر بیٹھی تھیں۔

"اماں چلو پلیز غصہ چھوڑ دو ناں۔" ملکہ نے بڑی آہستگی سے اماں کے ہاتھ سے موبائل لے کر اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں دیتے ہوئے موبائل تکیے کے کور میں منتقل کیا۔

"اور ایک بات بتاؤں اماں، جھوٹے ہی سہی لیکن فیس بک پر لوگ ہر قسم کے رشتوں میں ڈھل جاتے ہیں۔ کوئی بہن بن جاتی ہے تو کوئی بھائی، آپا، آنٹی، انکل، خالہ سب بن جاتے ہیں لیکن پتہ ہے کسی کی ماں کوئی نہیں بنتا...... فیس بک پر سب مل جاتا ہے مگر ماں نہیں ملتی۔" اماں نے ہنوز خفگی سے گردن پیچھے کر کے اسے غور سے دیکھا جیسے اس کی بات کا مطلب پوچھ رہی ہوں۔

"فیس بک پر سب کچھ مل جاتا ہے لیکن ماں نہیں ملتی...... کیونکہ تم تو تم ہو ناں اماں۔" لاڈ کرتے ہوئے اس نے اماں کا منہ چوم ڈالا اور جواباً اماں نے اس کی کمر پر دھموکا جڑ کر دونوں بہنوں کو زور سے اپنے بازوؤں میں بھینچ لیا۔ یہ والا دھموکا اب ان کے پیار کا اظہار تھا۔

"ویسے اماں ایک بات کہوں......" اماں کی آغوش ان کا لمس انجوائے کرتی ملکہ نے بند آنکھوں سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں بول اب کیا فلسفہ آیا ہے تیرے دماغ میں؟" وہ دونوں ہاتھوں سے ان دونوں کے بالوں میں انگلیاں پھیر رہی تھیں۔

"چاچی ہے تو اچھی لیکن خوش بھی ہوتی ہے جب تو مجھے ڈانٹ رہی ہوتی ہے۔"

"کمال ہے یہ اس وقت چاچی کا کیا ذکر؟" نور جہاں نے ایک آنکھ کھول کر ملکہ کو دیکھا۔

"ذکر کیوں نہیں...... اب خود دیکھو اماں، دروازہ کھلا ہے ناں ہمارا اور اس نے ضرور ہم تینوں کو یوں پیار سے ایک ساتھ بیٹھے دیکھا ہوگا تبھی تو اس کا دل جلنے کی بو مجھے یہاں تک آ رہی ہے۔" نور جہاں کی اس تحقیقاتی رپورٹ پر اماں سمیت نور جہاں نے بھی گہرا سانس لے کر کچھ سونگھنے کی کوشش کی تو اماں کو گویا کہ جھٹکا لگا۔

"بو......؟ ارے تیرا بیڑا اتر جائے یہ تو چائے جل رہی ہے جو میں چولہے پر رکھ کے آئی تھی۔" اماں کے کہنے کی دیر تھی کہ بجلی کی سی تیزی سے نور جہاں باورچی خانے کی طرف لپکی مگر ملکہ جو اماں کے سینے پر سر رکھے ہوئے تھی وہ بھی بجلی کی تیزی دکھانے ہی لگی تھی کہ اسے لگا بجلی چلی گئی ہو۔ بوکھلاہٹ میں جو سر اوپر کیا تو وہ اماں کی تھوڑی پر جا لگا، نتیجتاً اماں کے دانت آپس میں غیر ارادی طور پر ٹکرانے ہی والے تھے کہ بیچ میں زبان آ گئی اور لاشعوری طور پر اماں نے ملکہ کے سر پر چپت رسید کر دی۔

"میں نے کیا کیا ہے، کیوں مارا ہے مجھے؟ ناشتے میں مار کھلانی ہے کیا آج؟"

"اتنا بولتی ہے...... زبان تیری کٹنی چاہیے تھی کٹ میری گئی۔" اماں نے زبان پر انگلی لگا کر خون بہنے یا نہ بہنے کی تصدیق کی۔

"بس اماں، جو ہوتا ہے اچھے کے لیے ہی ہوتا ہے۔" منہ پر مسکینی طاری کر کے ملکہ نے اماں کی زبان کٹنے کو اچھا کہا تو انہوں نے ہاتھ میں جوتا اٹھایا اور جوتا صرف وہ اٹھایا ہی کرتی تھیں مارتی نہیں تھیں اور ویسے بھی ملکہ نے جس انداز میں کہا تھا وہ چاہنے کے باوجود بھی اپنا غصہ برقرار نہیں رکھ سکی تھیں اور یہی ایسا موقع تھا جو ملکہ چاہتی تھی کہ بار بار آیا کرے۔

سخت غصے کے باوجود جب اماں ہلکا ہلکا مسکرانے لگتیں تو اماں کے وہ تاثرات اس کا دل چاہتا کہ وہ یادداشت میں محفوظ کر لیا کرے اور تبھی اسے اماں دنیا کی سب سے اچھی اماں لگتی تھیں۔

اماں نے دونوں بیٹیوں کا نام اگر ملکہ نورجہاں رکھا تھا تو صرف اس لیے کہ وہ دونوں جڑواں تھیں سو ان کا خیال تھا کہ جب بنانے والے نے انہیں ایک ساتھ بنایا تو نام بھی کچھ ایسا ہی ہونا چاہیے جو دونوں کو ایک ساتھ رکھے اور خود انہیں ان دونوں کے الگ ہونے کا احساس تک نہ ہو۔ لہٰذا بڑی سوچ بچار کے بعد یونہی ایک دن ریڈیو سنتے ہوئے اماں کے ذہن میں یہ نام اترا۔ خیر کمپیئر نے نام تو ملکہ ترنم نورجہاں کا لیا تھا لیکن ظاہر ہے کہ اماں کی بھی مجبوری تھی اور وہ یہ کہ ان کی تو صرف دو بیٹیاں تھیں اس لیے انہیں فی الوقت دو ہی نام درکار تھے۔ رہی سہی کسر ان کے دیور نے ترنم سے شادی کر کے پوری کر دی تھی اور یوں یہ گھرانا ملکہ ترنم نورجہاں کا گھر کہلایا کرتا۔

ملکہ اور نورجہاں جڑواں ضرور تھیں لیکن شکل وصورت ہرگز ملتی جلتی نہیں تھی کہ دیکھنے والوں کو ان کے جڑواں ہونے کا پتہ چلتا' البتہ ناموں کا شخصیت پر بہت اثر پڑا تھا' ملکہ کا مزاج ایسا ہی تھا جیسا کسی ملکہ کا ہوتا ہے اور نورجہاں اپنی خدمت گزاری اور سلیقہ مندی سے واقعی اماں کو نورجہاں ہی معلوم ہوتی۔

ابا کی پرچون کی دکان تھی' صبح سے شام تک دکان پر ہی رہا کرتے' بعض اوقات تو دوپہر کا کھانا بھی دکان پر ہی منگوالیا کرتے۔ یوں بھی دکان کوئی دور نہیں بلکہ اسی گلی کی نکڑ پر تو تھی' گھر کی چھت پر کھڑے ہو کر بھی ابا کا دیدار کیا جاسکتا تھا۔

ترنم چاچی اور ان کا گھر بالکل آمنے سامنے تھا' یہاں تک کہ اگر بیرونی دروازہ کھلا ہوتا تو صحن اور صحن سے برآمدہ اور اس چھوٹے سے برآمدے کے عین سامنے درمیانہ سا کمرہ بخوبی نظر آجاتا' ملکہ کا مزاج پڑھائی لکھائی میں ذرا کم ہی لگتا تھا' اسی لیے محض دھکا اسٹارٹ کے طور پر ہی بارہ جماعتیں پاس کر تو لی تھیں اور اب نورجہاں کی وجہ سے اسے بھی مجبوراً تیرھویں جماعت کا پرائیویٹ داخلہ بھجوانا پڑا تھا مگر ذہنی طور پر تو شاید وہ اب تک خود کو میٹرک کی معصوم سی بچی سمجھا کرتی تھی۔ وہ بھی سن انیس سو ستر کی...... کیونکہ آج کل کی میٹرک کی لڑکیاں تو تجربے اور مشاہدے میں انیس سو ستر کی اماں کے برابر ہیں' ہر وہ بات جو والدین ان سے چھپانا چاہتے ہیں وہ خود والدین سے چھپانے کی تگ ودو میں رہتی ہیں۔ بعض اوقات تو چھپن چھپائی کا یہ عمل منہ چھپانے پر بھی مجبور کر دیتا ہے بھی والدین کو تو کبھی لڑکیوں کو۔

"فیلنگ ہارٹ بروکن!" ملکہ نے کچن میں دھونے والے برتنوں کے ڈھیر میں رکھی چائے کی جلی ہوئی دیگچی دیکھ کر کچھ بھی کہنے سے پہلے فیس بک پر اسٹیٹس اپ لوڈ کیا اور پھر منہ بسور کر اماں کی جانب مڑی۔

"اماں یہ جل جل کر سڑی اور جلی ہوئی دیگچی اب کون دھوئے گا؟"

"اس ہفتے صبح برتن دھونے کی ڈیوٹی تیری ہے ناں تو پھر تو ہی دھوئے گی اور کون دھوئے گا۔" اماں نے رات کے بچے سالن کو ناشتے میں پراٹھوں کے ساتھ استعمال کرنے کے بعد پھر سے فریج میں رکھا۔

"لیکن یہ مجھ سے صاف نہیں ہوگی' قسم سے آج کے بعد اگر جلی تو میں کوشش کرلوں گی پر آج......"

"ہاں تو آج ان انچاس دوستوں کو بلالے ناں دیگچی دھونے کے لیے جن کے ساتھ فیلنگ ہارٹ بروکن کر رہی ہے۔" نورجہاں کی اس ہفتے گھر کی صفائی کی باری تھی سو اندر سے رات کے رکھے گلاس اٹھا کر کچن میں سلیپ پر رکھتے ہوئے ملکہ کو چڑانے لگی۔

"ہاں تو تیرے ساتھ پرابلم کیا ہے نورجہاں' میرے اتنے سارے دوست ہیں تو انہیں ٹیگ کرتی ہوں ناں' تیری طرح بارہ دوستوں کو درجن کیلے کی طرح سینے سے نہیں لگایا ہوا میں نے۔" نورجہاں نے اس کی دکھتی رگ چھیڑ دی تھی۔

"اوہو پرابلم نہیں ہے میری بہن...... بلکہ تجھے مشورہ دے رہی ہوں کہ جن فیس بک فرینڈز کی وجہ سے تو مجھ سے لڑ رہی ہے ناں' جا انہیں بلا کر لا تاکہ تجھے یہ دیگچی دھودیں۔"

"تو...... تو ہے ہی سڑی ہوئی' اول روز سے میرے خلاف ہر وقت ڈانٹتی کوستی رہتی ہے اور مجھے تو پکا یقین ہے کہ پیدا ہونے سے پہلے جو نو ماہ میں نے تیرے ساتھ گزارے تھے ناں' تب بھی تو مجھے اسی طرح گھورتی ہوگی اسی لیے تو میرا رنگ بھی سانولا ہے۔ نہ اماں کے پیٹ کے اندر سکھی رہنے دیا نہ گھر کے گیٹ کے اندر خوش رہنے دیتی ہے۔" غصے میں آکر اس نے برتن دھونے شروع کر دیئے۔

"اللہ کرے تیری بارہ دوستوں والی آئی ڈی ہیک ہوجائے' اللہ کرے ان بارہ دوستوں میں سے گیارہ لڑکے ہوں اور لڑکی بن کر تجھے دھوکا دے رہے ہوں اور......"

"سن ملکہ یہ جلی ہوئی دیگچی میں نمک اور میٹھا سوڈا ڈال کر رکھ دے تین چار گھنٹوں کے لیے' دوپہر تک نرم پڑ جائے گا تو نمک والا پانی ڈال کر مانجھ لینا۔" اماں نے نمک کا ڈبہ اس کے سامنے رکھا اور ہدایت دے کر کچن سے باہر نکل گئیں۔ انہیں ترنم چاچی کے گھر جانا تھا۔

"دل تو چاہ رہا ہے کہ فیلنگ ہارٹ بروکن کی بجائے اس کالی بھجنگ دیگچی کی تصویر لگا دوں تیری وال پر......" نور جہاں نے جان بوجھ کر اسے چڑایا۔

"بس...... یہی وجہ ہے کہ میں بہن بھائیوں اور رشتے داروں کو ایڈ کرنے کے خلاف ہوں۔ ذرا کوئی شوخ سا اسٹیٹس لگاؤ سب کے کھی کھی کرتے مذاق اڑاتے چہرے نظروں کے سامنے لڑکھڑاتے محسوس ہوتے ہیں۔"

"او میری ماں...... مجھے کوئی شوق نہیں ہے کسی کو بتانے کا کہ تین گروپس اور پانچ فیس بک پیجز کی سب سے ایکٹو اور پاپولر ایڈمن جو ناک پر مکھی بیٹھنے نہیں دیتی اس وقت جلی ہوئی دیگچی کی وجہ سے "فیلنگ ہارٹ بروکن" کا اسٹیٹس لگانے کے بعد سے غائب ہے۔" نور جہاں مکھی مارنے کے انداز میں ہاتھ جوڑ کر اپنے ماتھے تک لے گئی تھی۔ "تو بے فکر ہو کے رگڑا دے برتنوں کو پھر فوراً پہنچ فیس بک پر اور دیکھ تیرے ہارٹ بروکن ہونے پر کتنے لوگوں کے ہارٹ بریک ہو گئے ہیں۔" نور جہاں کے انداز پر ملکہ مسکرائی اور پہلے سے ڈبل اسپیڈ کے ساتھ برتن دھونے لگی۔ کیونکہ جانتی تھی کہ آج تو صبح سے وہ کوئی پوسٹ نہیں کر پائی تھی اور سبھی اس کا انتظار کر رہے ہوں گے۔

"اچھا سن' اس سے پہلے کہ تیری یہ ملکہ ہارٹ بروکن سے ہاتھ بروکن ہو جائے' پلیز یہ دیگچی دھو دے گی؟" نور جہاں کے چہرے کے زاویے لمحہ بھر میں بگڑ گئے تھے۔

"دیکھ' بہن نہیں ہے میری...... قسم سے تیرے مردہ پیج پہ دس پندرہ لائک کرا دوں گی۔"

"نہیں چاہئیں مجھے زبردستی کے لائک...... اسلامی پیج بنایا ہے صرف اللہ کو خوش کرنے کے لیے' صدقہ جاریہ کے طور پر' میں رہوں نہ رہوں مگر جب تک یہ پیج اور اس میں موجود اللہ اور اس کے محبوب کی باتیں رہیں گی ناں میرا تو اجر لکھا جاتا ہی رہے گا اور میری ہر پوسٹ کو میری نیت کی بنیاد پر خدا خود لائک کرتا ہے اور کراماً کاتبین دائیں کندھے کی طرف کمنٹ بھی کرتے ہیں تو پھر مجھے......"

"او میری بہن...... او فیس بک پر انیسویں گریڈ کی دانشور تجھے واسطہ ہے میرے ان صابن لگے ہاتھوں کا کہ اب یہاں سے نکل جا اور مجھے کوئی مزیدار سا اسٹیٹس سوچنے دے۔" ملکہ نے نور جہاں کے سامنے ہاتھ جوڑے۔

"سوچ سوچ میری جان' اور پھر انہی مزیدار جملوں سے پیٹ بھی بھر لینا اور ہاں یہ دیگچی ذرا اچھے طریقے سے مانجھنا۔" نور جہاں نے جان بوجھ کر اسے چڑایا اور جھاڑو لگانے کے لیے کمرے کا رخ کر لیا۔

□......□......□

چاچی کی شادی کو ابھی بمشکل چار سال ہوئے تھے اور پانچواں شروع ہوا ہی تھا کہ وہ چوتھی مرتبہ پھر خوش خبری دینے پر تیار نظر آئیں۔ ان کے ننھے منھے چھوٹے چھوٹے بچے جنہیں دیکھ کر کوئی بھی یقین سے یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ تینوں بھی اپنے وقتوں میں خوش خبری بن کے آئے ہوں گے کیونکہ اب تو ان کے آنے کی خبر سے زیادہ پریشانی کی خبر کوئی محسوس نہ ہوتی لیکن چاچی بھی ایسی زندہ دل کہ اپنے حال میں مست نہ ہو چکے بچوں کی پروا نہ آنے والے کی فکر۔ بس انہیں مسئلہ تھا تو اپنی ذات سے اور اپنے مسائل سے...... بچے پیدا کرنا ان کے لیے صرف ایک مشغلہ ہی معلوم ہوتا کہ ان کے دنیا میں آنے کے بعد ترنم چاچی کا بس نہ چلتا کہ کسی کو اٹھا کر دے آئیں کہ سنو جب اپنا آپ سنبھالنے جوگے ہوئے تو مجھے دے جانا...... ایسے میں اماں ان کے لیے فرشتہ ثابت ہوتیں۔ اپنے گھر کی تو فکر تھی نہیں کہ دونوں بیٹیاں جوان تھیں اور انہوں نے ہی سارا گھر سنبھالا ہوا تھا۔ سو اپنے گھر سے ناشتہ کر کے آتیں ان کے بچوں کو نہلا دھلا کر صاف ستھرا کرنے کے بعد دوپہر کے کھانے میں ترنم چاچی کی مدد کرواتیں اور تقریباً سارا کام نمٹ جانے کے بعد واپس اپنے گھر آ کر دوپہر کا کھانا کھا لیتیں۔

آج اماں ترنم چاچی کے گھر داخل ہوئیں تو ان کا بنا' بنایا منہ آج کچھ ترمیم کے ساتھ مزید بنا ہوا محسوس ہوا۔ اماں نے سب سے چھوٹے منے کو گود میں اٹھا کر پچکارا اور ان سے منہ کے اس نئے ایڈیشن کے متعلق پوچھا تو بولیں۔

"بس آپا...... اب سمجھ میں آیا کہ ارینج میرج ایسی ہی ہوتی ہے جیسے آپ امتحان میں اردو کی تیاری کر کے جائیں اور وہاں پتہ چلے کہ پرچہ تو ریاضی کا ہے۔"

"اتنی موٹی مثالیں دے کر اگر تم ترنم خود کو اعلیٰ تعلیم یافتہ

ثابت کرنا چاہتی ہو تو رہنے دو کیونکہ ارینج میرج ایسی ہوتی ہے کہ بعض اوقات آپ روغنی نان کی امید لیے ہاٹ پاٹ کا ڈھکن کھولیں اور اندر رات کی روٹی رکھی نظر آئے اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ آپ اپنی حرکتوں سے رات کی بچی ہوئی آدھی روٹی کے قابل ہوں مگر آپ کو خستہ روغنی نان مل جائے۔"

"تو آپا کم و بیش میری بات کا بھی تو یہی مطلب تھا ناں۔"

ترنم چاچی اماں کی دی گئی مثالوں سے الجھ کر رہ گئی تھیں۔

"ہاں تھا تو...... مگر میں نے وضاحت اس لیے کی ہے تاکہ تم یہ نہ سمجھو کہ میں تمہاری جیسی باتیں نہیں کرسکتی۔" اماں نے منے کے کپڑے اتار کر ٹیلکم پاؤڈر کا چھڑکاؤ کیا اور اب اسے پیمپر باندھ رہی تھیں۔ "لیکن یہ تو بتاؤ کہ یہ تمہیں آج بیٹھے بٹھائے ارینج میرج کے دکھ کیوں ستانے لگے۔"

"اب دیکھیں ناں یہ سارا مسئلہ ہی ارینج میرج کا ہے کہ ذلفی آج تک مجھے سمجھ ہی نہیں پائے' ہماری شادی کو پانچواں سال ہے لیکن ایسا لگتا ہے کہ اب تک ہم میں فاصلہ ہے' ایسا فاصلہ جس نے آج تک ہمیں ایک دوسرے کے نزدیک آنے ہی نہیں دیا۔"

"یعنی ابھی تک تم دونوں میں فاصلہ ہے؟" اماں نے خود بخود حیرت سے پھیلتی آنکھوں کو پوری قوت سے بند کرتے کرتے درمیانی سطح پر رکھ کر ایک قطار میں لیٹے تین بچوں کو دیکھا اور پھر ترنم چاچی کے چہرے پر پھیلی محرومی کو۔

"ترنم......" اماں کا انداز سرگوشیانہ تھا۔ "چار سال میں تین بچے...... میرا مطلب ہے کہ فاصلہ کچھ اتنا زیادہ بھی نہیں......!"

"آپ نہیں سمجھیں گی آپا...... یہ ذرا پڑھے لکھے لوگوں جیسی بات کردی تھی میں نے۔"

"یعنی پڑھے لکھوں کو اتنا فاصلہ بھی برداشت نہیں ہوتا کیا؟" اماں کی معصومیت انتہا پر تھی اور ترنم چاچی جو مڈل پاس تھیں اور اماں کے سامنے ہمیشہ ہی خود کو پڑھا لکھا ثابت کرتی' منہ بسور کر بولیں۔

"رہنے دیں آپا...... آپ بس ان بچوں کو صاف ستھرا کردیں' یہ باتیں آپ کے سمجھنے کی نہیں۔" اماں بظاہر مسکرائیں لیکن اس بات کو تو وہ سمجھ کر چھوڑیں گی' یہ بھی تہیہ ان کے دماغ نے کرلیا تھا۔

"کتنے دنوں سے ذلفی کو کہہ رہی ہوں کہ میرے موبائل میں نئے گانے بھروا دے' بندہ کبھی سن ہی لیتا ہے لیکن اگر ایک دفعہ کہنے سے بندہ کام کردے تو بھلا اسے شوہر کون کہے۔"

"اتنا تو خیال رکھتا ہے تمہارا لیکن ہاں بھئی کسی نے سچ ہی کہا ہے کہ جس کا ٹھیک بھی غلط لگے اور جس کا کیا ہوا بہت اچھا کام بھی بس ٹھیک ہی لگے اسی جانباز کو شوہر کہتے ہیں۔"

"خیال ہی تو نہیں رکھتے آپا...... آپ بھی لوگوں کے شوہر دیکھا کریں جا کے' تب پتہ چلے گا کہ وہ کتنی خوش نصیب ہیں۔"

"جا کر بھی لوگوں کے شوہر ہی دیکھنے ہیں تو بندہ اپنے ہی کیوں نہ دیکھ لے' کم از کم ٹیڑھی یا میٹھی نظروں سے دیکھنے کا اختیار تو پاس ہوگا ناں...... ویسے بھی ایک تھی تمہاری جیسی بیوی جو اپنے شوہر سے کبھی خوش نہیں ہوتی تھی۔"

"آپا یہ آپ اب غلط بات کررہی ہیں......" ترنم چاچی نے جاگنے کی کوشش کرتے ننھے کو پھر زبردستی سلاتے ہوئے احتجاج کیا۔

"تم پوری بات سنو پہلے۔" اماں نے ننھے کو گود میں لے کر اسے جاگنے کی مکمل آزادی دی۔

"اب وہ بیچارہ بیوی کو خوش رکھنے کا نسخہ ڈھونڈتا ڈھونڈتا کسی درویش کے پاس جا پہنچا اور کہا کہ مجھے کوئی ایسا منفرد کام سکھا دیں جو کرنے سے میری بیوی میری معترف ہوجائے اور میرے گن گانے لگے' سو انہوں نے اسے ہوا میں اڑنا سکھا دیا اور وہ اسی طرح اڑتا اڑتا اپنے گھر تک آپہنچا۔ صحن میں موجود اس کی بیوی نے بڑے رشک سے ہوا میں اڑتے شخص کو دیکھا اور بے حد داد دی۔ تالیاں بجائیں' خوشی کا اظہار کیا...... شام کو وہ شخص مقررہ وقت کے مطابق گھر پہنچا تو بیوی نے اس اڑتے ہوئے شخص کا ذکر بڑی محبت اور متاثر کن انداز میں کیا' جس پر شوہر نے گردن اکڑاتے ہوئے فخر سے بتایا کہ "جان من وہ تو میں ہی تھا...... تمہارا شوہر۔" اتنا سننا تھا کہ بیوی نے بھی منہ کا زاویہ بدلا اور بولی۔ "اچھا آپ تھے؟ اسی لیے ٹیڑھے ٹیڑھے اڑ رہے تھے اور اڑتے ہوئے بھی جھکاؤ اپنی اماں کے گھر کی طرف تھا۔"

"یعنی آپ مجھ پر طنز کررہی ہیں؟" چاچی نے ناراض ہوکر کہا۔

"ارے نہیں ترنم...... طنز تو پڑھے لکھے لوگوں کا کام ہے' میں نے تو بس سیدھی سادی ایک بات کی ہے۔" اماں نے ننھے کی حالت غیر ہوتی محسوس کی تو فوراً اسے باتھ روم لے کر چلی گئیں جبکہ ترنم چاچی اب تک اماں کی بات کی کاٹ محسوس کررہی تھیں۔

□......□......□

"اف نور جہاں...... فیس بک پر فرینڈز کی انتہائی دکھی شاعری' جدائیوں والے گانے اور ٹھنڈے دسمبر میں گرم آہیں پڑھ پڑھ کر میں بھی اپنے اس "بوائے فرینڈ" کو بہت شدت سے مس کرنے لگی ہوں جو شاید ابھی اس دنیا میں بھی نہیں آیا ہوگا۔" نور جہاں گھر کی صفائی ستھرائی کے بعد جرسی کی جیبوں میں ہاتھ گھسائے ملکہ کے پاس بیٹھی جو پیڑھے پر بیٹھ کر گوبھی کاٹنے کے ساتھ ساتھ فیس بک پر کسی کی شیئر وڈیو دیکھ رہی تھی۔ ملکہ کی بات پر نور جہاں بھی ہنسی۔

"تو اور کیا یاد نہیں ہے' جس عمر میں ہم قاری صاحب سے تھپڑ کھانے پر روتے تھے اس عمر میں تو آج کل کے لڑکے لڑکیاں پیار میں دھوکہ کھانے پر روتے ہیں۔"

"ہاہاہا...... قسم سے بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے۔ لیکن میڈم سردیوں میں دروازہ بھی بند کردیا کر' دیکھ کچن سے کیسی ٹھنڈ آرہی ہے تیرے ساتھ۔"

"ہاں لیکن کچن کا دروازہ بند کیا تو اندر ٹھنڈ تو نہیں ہوگی لیکن گوبھی کی سمیل ضرور ہوجائے گی۔" نور جہاں نے اس کے کہنے پر کچن کا دروازہ اٹھ کر بند کردیا۔

"پتہ ہے نور جہاں جب میں گوبھی' ٹنڈے' بینگن وغیرہ کاٹتی ہوں ناں تو اتنا دل چاہتا ہے ناں کہ کاش ہم صرف دو بہنیں نہ ہوتیں بلکہ ہمارے بہت سارے بہن بھائی ہوتے۔"

"یہ کیا بات ہوئی بھلا؟" کچن گرم کرنے کے لیے نور جہاں نے چولہا جلایا۔

"ہاں ناں تو اور کیا......" ملکہ نے گوبھی کاٹ لینے کے بعد اس میں پانی ڈالا۔

"زیادہ بہن بھائیوں کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ سب پیسے ملا کر آرام سے پیزا منگوا سکتے ہیں۔"

"تیرا دل چاہ رہا ہے پیزا کھانے کو؟" نور جہاں نے اس کے ہاتھ سے چھری لی اور آلو چھیلنے لگی۔

"نہیں دل تو گرم گرم پکوڑے کھانے کو چاہ رہا ہے...... یہ تو بس......"

"یہ تو بس کا مطلب؟"

"مطلب یہ کہ یہ تو بس میں سوچ رہی تھی کہ پیزا ہوتا تو اس کی فوٹو بنا کر فیس بک پر اپ لوڈ کردیتی کہ آج میں پیزا کھا رہی ہوں۔"

"کیوں گوبھی آلو کی فوٹو لگائے گی تو تیرے سارے فرینڈ تجھے ان فرینڈ کردیں گے یا یہ کہیں گے کہ اب ٹنڈوں کا جلوہ کب اپ لوڈ کروگی؟" نور جہاں نے چڑ کر کہا۔

"یہ بات نہیں ہے نور جہاں...... دراصل فیس بک پر سب دوستوں کے سامنے میرا ایک امیج ہے......"

"جو گوبھی آلو اور ٹنڈوں سے ختم ہوجائے گا...... ہے ناں؟" نور جہاں نے اس کی بات کاٹی۔

"تو نہیں سمجھے گی نور جہاں...... تو کبھی بھی نہیں سمجھے گی؟" ملکہ نے گہرا سا لمبا سانس لیا۔

"ہاں تو تو مجھے سمجھادے ناں کہ آخر پیزا کی فوٹو میں ٹیگ کرنے اور گوبھی آلو کی فوٹو میں پورے جہاز کے مسافروں کو ٹیگ کرنے میں فرق ہے کیا؟"

"ہے ناں' فرق ہے' فیس بک پر کی گئی پوسٹس سے ہی تو لوگ ہمارے بارے میں ہمارے خاندان کے بارے میں اندازہ لگاتے ہیں۔"

"تو' تو یہ شو کرنا چاہتی ہے کہ تو کوئی بہت ہی ہائی فائی فیملی کی بچی ہے' جو گوبھی آلو یا ٹنڈوں کو جانتی تک نہیں اور جس کے ابا پرچون کی دکان نہیں چلاتے بلکہ کسی ریسٹورنٹ کے مالک ہیں؟" ملکہ نے منہ بنا کر پتیلی چولہے پر چڑھائی۔

"اپنی ذات میں اعتماد پیدا کر ملکہ' اور لگانی ہے تو اسی گوبھی آلو کی فوٹو لگا' چھابے میں رکھی روٹی اور اسٹیل کے گلاس میں ڈالے پانی کے ساتھ...... ورنہ تم جیسوں کے لیے گوگل زندہ باد...... جا اور جا کر کسی کی فوٹو کو ایڈٹ مار کے اپنا پیزا دکھادے۔"

"اچھا' زیادہ دماغ خراب کرنے کی ضرورت نہیں' سمجھی ہو نہ آئی بڑی ملانی۔"

"توبہ ہے ایک تو یہ بڑی مصیبت ہے یعنی ذرا سی کسی کی اصلاح کرنے کی کوشش کرو تو بیٹھے بٹھائے ملانی کا خطاب مل جاتا ہے۔"

"ہاں تو اور کیا' نصیحت بھی تو اگلے بندے کا موڈ دیکھ کر کرنی چاہیے ناں۔ یہ کیا چلتے پھرتے وعظ کرتی رہو اور ایسے لوگوں کی وجہ سے ہی تو دل اوب جاتا ہے۔" ملکہ کے انداز میں بیزاریت تھی سو نور جہاں بڑی خاموشی سے اپنا فیس بک اکاؤنٹ چیک کرنے لگی جانتی تھی کہ فی الحال اس کا موڈ ٹھیک نہیں۔

ویسے بھی اس نے صرف بارہ لڑکیوں کو ایڈ کر رکھا تھا ان کی شیئرنگ ہمیشہ یہی اصلاحی اور معانی سے بھرپور ہوا کرتی تھی

جنہیں اکثر اوقات وہ اپنے پیج پر بھی شیئر کردیا کرتی۔ انہی میں سے ایک پوسٹ دیکھتے ہوئے اچانک ہی اس کے سامنے ایک ڈانس ویڈیو آ گئی جس میں چونکہ ملکہ کو ٹیگ کیا گیا تھا سو اس کے پاس بھی ظاہر ہوگئی۔ کسی پشتو گانے پر ڈانس کے نام پر واہیات قسم کی اچھل کود کرتی وہ عورت تھی یا گوشت کا پہاڑ اور اس پر اس کے چہرے کے تاثرات اور سب سے بڑھ کر کیمرہ مین کی گہری نظر' جس نے ایک ایک لمحے کو یوں عکس بند کر رکھا تھا کہ دیکھنے والا اکیلا بھی ہوتا تو پھر بھی ارد گرد دیکھ کر اکیلا ہی ہونے کی مزید یقین دہانی ضرور کرلیتا۔

"ملکہ...... یہ پرنس گوری کون ہے تیرے دوستوں میں؟" نور جہاں نے فوراً سے وہ ویڈیو بند کرکے پرنس گوری کی وال اوپن کی جہاں مشترکہ دوستوں میں ظاہر ہے کہ صرف ملکہ ہی کا نام تھا۔

"پتہ نہیں کون ہے' اس کی ریکویسٹ آئی تھی میرے پاس اور اس کے میوچل فرینڈز بھی تقریباً پینتیس تھے تو میں نے فوراً اوکے کردی۔" وہ مصالحہ بھوننے کے ساتھ ساتھ دھنیا صاف کررہی تھی۔

"یعنی تو فرینڈ اوکے کرتے ہوئے وال نہیں دیکھتی ان کی؟ صرف میوچل فرینڈز ہی دیکھتی ہے؟"

"ہاں ناں' اب اتنا ٹائم کہاں ہوتا ہے نور جہاں کہ وال بھی دیکھوں' لیکن ظاہر ہے اچھا ہوتا ہے کوئی تو اس کے ساتھ اتنے سارے میوچل فرینڈز ہوتے ہیں ناں۔" اس کی اپنی ہی منطق تھی جس سے بہرحال نور جہاں بالکل بھی متفق نہیں تھی۔

"اور جس طرح کی فضول ویڈیوز یہ شیئر کرتی ہے تجھے اور ساتھ پتہ نہیں کتنوں کو ٹیگ کرتی ہے وہ دیکھی ہیں کبھی؟"

"اچھا وہ...... ہاہاہا بچی بڑی ہی مزاحیہ ہوتی ہیں ساری۔" ملکہ بڑے مزے سے قہقہہ لگا کر ہنسی۔

"مزاحیہ......؟" نور جہاں کو حیرت کے ساتھ شدید غصہ آیا تو وہ موبائل ہاتھ میں لیے اس کے ساتھ ہی چولہے کے سامنے کھڑی ہوگئی اور پرنس گوری کی وال پر جاکر ایک ویڈیو کو کلک کردیا۔

ویڈیو کیا تھی بے ہودگی کی انتہا تھی۔ رقاصہ کی کپڑوں کی فٹنگ کا یہ عالم تھا کہ لگتا تھا کپڑا اس عورت کے اوپر رکھ کر سلائی کی گئی ہو پھر پانچ فٹ قد پر اسی پچاسی کلو کے قریب محسوس ہوتا وزن اور کھلی زمین پر گھاس کے اوپر کی گئی اس کی الٹی سیدھی

نازیبا حرکات، ہونٹوں اور آنکھوں کے گھٹیا تاثرات اور گانے کے وحشیانہ کلمات...... اس سب کو ملکہ ایک مزاحیہ ویڈیو کا نام دے رہی تھی مگر نور جہاں کے نزدیک اس کا عنوان کچھ اور تھا۔

"اب تو خود بتا کہ یہ ویڈیو مجھے تیرے سامنے دیکھتے ہوئے برا لگ رہا ہے تو کیا یہ صرف مزاحیہ ہے؟ اماں کے ساتھ بیٹھ کر دیکھ سکتی ہے؟ یا اگر انہیں پتہ چل جائے کہ ہم ان موبائلوں میں یہ سب دیکھتے ہیں تو کیا اینٹ کے وار سے توڑ نہیں دیں گی؟"

"ہاں یہ بات تو تیری ٹھیک ہے لیکن......"

"لیکن کیا یار ملکہ اگر تو غصہ نہ کرے تو ایک بات کہوں؟"

"ہاں بول!" اس نے پانی سے گوبھی اور آلو ایک ساتھ نکال کر ہنڈیا میں ڈالے اور وہ خود بھی سوچ رہی تھی کہ وہ تو پہلے بھی پرنس گوری کی شیئرنگ دیکھتی رہتی ہے لیکن آج نور جہاں کے سامنے پتہ نہیں کیوں اس ویڈیو کے دوران کئی بار اس نے جان بوجھ کر خود کو مصروف کر کے یہ شو کیا کہ وہ یہ سب نہیں دیکھ رہی۔

"ہم فیس بک کے ذریعے جنت اور دوزخ دونوں کی طرف اپنا فاصلہ کم یا زیادہ کر سکتے ہیں۔ دیکھا جائے تو یہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہمارے لیے بہترین موقع ہے کہ ہم اچھائی اور خیر کی باتیں گھر بیٹھے ہزاروں لاکھوں لوگوں تک پہنچادیں اور جنت کی طرف چند قدم بڑھاتے چلے جائیں، کیونکہ اس پر پوسٹ کی ہوئی اچھی اور بری دونوں باتیں ہمیشہ کے لیے رہ جانے والی ہیں۔ اب یہ اختیار تو ہمارا ہے ناں کہ ہم اصلاح اور بھلائی کی باتیں پوسٹ اور شیئر کر کے دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی اپنے لیے ہمیشہ جاری رہنے والے اجر کا بندوبست کر رہے ہیں یا اخلاق سے گری ہوئی گمراہ کن یا دعوت گناہ دیتی چیزیں شیئر یا پوسٹ کر کے اپنی زندگی میں اپنے ہی ہاتھوں سے ہمیشہ جاری رہ جانے والے گناہ اور سزا کا انتظام کر رہے ہیں۔"

"مرجانی اے...... ایسے سمجھایا کرناں جیسے آج سمجھایا ہے تو بات سمجھ بھی آتی ہے لیکن قسم سے جب تو زبردستی رعب جھاڑتے ہوئے بات کرتی ہے ناں تو دل چاہتا ہے کہ تجھے تو پیدا ہونے کے جرم میں ہی پھانسی دے دوں۔"

"ہاہاہا...... چل شکر ہے میری کوئی بات تو تیری عقل میں آئی۔" نور جہاں نے سکھ کا سانس لیا۔

"لیکن ایک بات ہے کہ میں نے تو آج تک ایسی کوئی ڈیو یا پوسٹ نہ اپ لوڈ کی نہ شیئر اور نہ ہی کسی کو ٹیگ تو ظاہر ہے میں بری الذمہ ہوں ناں، میرا کیا قصور؟"

"لیکن تو نے ایسے لوگوں کو ایڈ تو کیا ہوا ہے کہ نہیں؟ اور پھر جب یہ تجھے ٹیگ کرتی ہے تو یہی وڈیو تیری دوستوں کی وال پر بھی چلی جاتی ہے، سو اگر وہ دیکھتے ہیں جیسے کہ میں نے بھی دیکھی تو ہم نے تو تیری وجہ سے دیکھی ناں...... یعنی اس قسم کے لوگوں کو اپنے دوستوں میں جگہ دے کر ہم بھی تو برائی پھیلانے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ بالکل ایسے جیسے پرنس گوری میرے فرینڈز میں نہیں ہے لیکن اس گناہ کو مجھ تک لانے کا وسیلہ تو، تو ہی بنی ہے ناں۔"

"ہوں...... بات تو ٹھیک ہے۔" ہنڈیا بھون کر ملکہ نے ڈھکن بند کر دیا۔

"لیکن کیا کروں، بہن جب تک کوئی پرنس زندگی میں نہیں آتا انہی سے گزارا کرنا پڑے گا۔" ملکہ نے مصنوعی مسکینیت طاری کی۔

"ویسے ماموں آفاق وغیرہ تیری بڑی تعریفیں کرتے پائے گئے ہیں اور بلاوجہ تعریفیں کرنے والے رشتے دار ہی مستقبل کے سسرالیے ثابت ہو سکتے ہیں۔ یہ پتہ ہے تجھے؟" نور جہاں اور وہ دونوں ہی اب کچن میں قائم کردہ گرم ماحول سے نکلنے کو تیار نہ تھیں۔ سو موضوع ہی ایسا چھیڑ دیا گیا جس میں دلچسپی بھی برقرار رہے۔

"ماموں آفاق...... اور ان کا بیٹا شمو بھائی؟" ملکہ نے نور جہاں کو گھورا۔

"ہاں تو اور کیا...... بس کاش ممانی انہیں سمجھا دیتیں کہ خاندان میں موجود دس دس سال چھوٹی کزنز کی بھی عزت کرنا چاہیے، کیا معلوم کل کو وہی ان کے لیے روٹیاں پکا رہی ہوں۔" نور جہاں نے ملکہ کو جان بوجھ کر چھیڑا۔

"اور سن شمو بھائی نہیں شمشاد بھائی ہیں وہ شمشاد بھائی۔"

"شمشاد بھائی ہوں گے تیرے سمجھیں ناں؟"

"اچھا یعنی شادی کے بعد تو انہیں صرف شمو ہی کہنے کا سوچے بیٹھی ہے؟" نور جہاں ہنسی۔

"غضب خدا کا کہاں میں کہ فیس بک پر صرف اپنے ہاتھ کی تصویر لگا دوں تو ہزار لائک آ جاتے ہیں اور کہاں وہ کہ ڈی پی پہ لگی ان کے شناختی کارڈ کی فوٹو دیکھ کر کوئی انہیں فالو تو دور کی بات ہے ایڈ تک کرنے پر تیار نہیں...... دبلے تو اتنے ہیں کہ پکوڑا اٹھانے لگیں تو چٹنی کی پیالی میں گر جائیں...... اور

ہمارے گھر آ کر جن نظروں سے مجھے دیکھتے ہیں ناں تو مجھے سو فیصد یقین ہو جاتا ہے کہ موصوف انہی لوگوں میں سے ہیں جو جینٹس ٹوائلٹ کی دیواروں پر اپنا فون نمبر لکھ کر ساتھ دل میں چبھے تیر والی تصویر بناتے ہیں اور لکھ دیتے ہیں۔ 'ہیلو جانی کال می آئی ایم حسینہ' بھلا کوئی پوچھے تو اتنی حسینہ ہے تو مردانہ باتھ روم میں کیوں اور کیسے؟"

"یعنی تیری پھرنہ ہے؟" ملکہ خاموش نہ ہوتی اگر نور جہاں اس کے سانس لینے کے وقفے میں بول نہ پڑتی تو۔

"تجھے اب بھی کوئی شک ہے نور جہاں تو بتادوں کہ شمو بھائی سے شادی کرنے سے بہتر ہے کہ میں خودکشی کرلوں۔"

"اچھا چل چھوڑ نہ رہنے دے خودکشی...... زیادہ دل گھبرایا تو ایک آدھ گلو زہر کھالینا بس۔" ملکہ نے ڈبڈبائی نظروں سے نور جہاں کو مسکراہٹ چھپا کر سنجیدہ ہوتے دیکھا۔

"میری پیاری بہن! شادی اپنی نہیں والدین کی خوشی کے لیے تو کرنا ہی پڑتی ہے ناں...... اور میں نے تو سنا ہے کہ جنوری میں تمہاری شادی کا سوچا جا چکا ہے۔"

"جنوری میں......؟" ملکہ چیخی۔

"ہاں جنوری میں...... بس یہ فائنل نہیں ہے کہ وہ جنوری کون سے سال کی ہوگی۔"

"مذاق نہ کر نور جہاں لیکن سچی بندہ ایسا تو ہو ناں جو فیس بک کو ہینڈل کرنا جانتا ہو جس کی پروفائل ایسی ہو کہ لوگ رشک کریں' امپریس ہو جائیں' جسے میں بڑے فخر سے ٹیگ کیا کروں اور وہ میری پوسٹس پر برجستہ کمنٹس کرے' کبھی کوئی ذو معنی بات لکھ دے' کبھی میرے نام کوئی شاعری میری ٹائم لائن پر لکھ جائے' اب تو خود سوچ ناں شمو بھائی جو تھری پیس کے نیچے جاگرز اور بوٹس پر ٹراؤزر پہن کر بھی کھلے عام باہر نکل جاتے ہیں انہیں ان سب باتوں کا کیا پتہ۔"

"ارے واہ کیسے نہیں پتہ...... چودہ جماعتیں یونیورسٹی جا کر پاس کی ہیں انہوں نے' ہماری طرح گھر بیٹھ کر نہیں پڑھا سب باتوں کا پتہ ہے انہیں۔ بس ذرا تو انہیں موقع تو دے کر دیکھ تیری خاطر کہاں سے کہاں پہنچ جائیں گے۔"

"ہاں تو اور کیا جسامت میں شاپر جیسے تو ہیں' ایک سیکنڈ میں اڑ کر کہاں سے کہاں پہنچ جائیں گے۔" وہ مکمل طور پر جلی بھنی ہوئی تھی۔

"قسم سے اگر اماں ابا کا خوف نہ ہو ناں' تو اب تک فیس بک سے رشتہ منگوا لیتی اپنی پسند کا۔" اس نے مسکراتے ہوئے ہاتھ میں پکڑے موبائل سے بغیر دیکھے ہی چیزوں کو لائک کرنا شروع کردیا۔

"واہ بھئی یعنی فیس بک نہ ہوا رشتوں کا Take away ہوگیا وہ بھی ہوم ڈیلیوری کے ساتھ۔" نور جہاں نے اس کی پھرتیاں دیکھیں' جانتی تھی کہ اب کچھ دیر تک وہ بات چیت کے لیے دستیاب نہیں ہوگی۔

"دھیان سے میری بہن دھیان سے' یہ کیوں ہر چیز کو بغیر پڑھے اور دیکھے لائک کرتی جارہی ہے۔" نور جہاں نے ملکہ کی کہنی ہلائی۔

"اس لیے نور جہاں کہ وہ وقت دور نہیں ہے کہ جب ہم ایک دوسرے کو یہ سوچ کر کھودیں گے کہ اس نے میری پوسٹ لائک یا شیئر نہیں کی تو میں کیوں کروں...... بس میں کسی کو کھونا نہیں چاہتی اس لیے ہر ایک کو لائک کرتی چلی جاتی ہوں۔"

اس دوران بیرونی دروازے کی ہلچل سے نور جہاں کو محسوس ہوا کہ اماں گھر آگئی ہیں سو ملکہ کو اس کے حال پر چھوڑ کر اماں کے پاس چلی آئی۔ ویسے بھی فیس بک اس کے نزدیک ایک مشغلہ تھا۔ عادت یا جنون نہیں کہ جس کے بغیر رہا نہ جاسکے البتہ ملکہ کے لیے یہ معاملہ قدرے مختلف تھا وہ تین وقت کا کھانا رات کی نیند تو مس کرسکتی تھی لیکن فیس بک کے استعمال کو چھوڑنا تو خیر کیا ہی ممکن ہوتا کم بھی کرنا اس کے بس کی بات معلوم نہ ہوتی' جبھی تو نور جہاں کے نکلتے ہی پیڑھے کو پاؤں کی ایڑیوں پر زور ڈال کر دیوار تک گھسیٹا' اچھی طرح شال ٹانگوں تک پھیلائی اور وہیں کچن کی دیوار سے ٹیک لگا کر اپنی فیس بک کی دنیا میں داخل ہوگئی۔

کیا ہی عجیب دنیا تھی اور کیا ہی عجیب لوگ......! ہر کوئی ایک سے بڑھ کر ایک بہترین' بااخلاق اور مہذب معلوم ہوتا۔ حقیقی زندگی میں اوئے' ابے تبے سے مخاطب کرنے والے بھی آپ جناب کرتے پائے جاتے۔ وہ لوگ جن کی روزمرہ کی بات چیت ایک گھٹیا گالی سے شروع ہو کر طعنوں پر ختم ہوتی وہ فیس بک پر اخلاقیات کا درس دیتے نظر آیا کرتے۔ ایسے لوگ جنہیں فوج کی بھرتیوں کے وقت کینٹ کی حدود میں بھی داخل ہونے سے روک دیا جاتا وہ فیس بک پر دفاعی و عسکری معاملات پر تبصرے کرتے نظر آتے۔ وہ لڑکیاں جن کی ڈیوٹی ہی گھر کا باتھ روم صاف کرنا ہوتا وہ بھی ہر دوسرے دن فرینڈز لسٹ

صاف کرنے کا اسٹیٹس لگا کر کہا کرتیں جو فرینڈز لسٹ میں رہنا چاہتا ہے کمنٹ یا لائک کرے اور ٹھیک آٹھ گھنٹے بعد بھی کوئی توجہ نہ پا کر منہ چھپاتی اپنا ہی اسٹیس صاف کر دیتیں۔

وہ لڑکے جو خود اپنی بہنوں کو غیر لڑکوں سے ان باکس میں بات چیت کرتا دیکھ کر ان کے موبائل تک توڑ ڈالتے خود صبح اٹھ کر باتھ روم جانے سے پہلے پندرہ بیس لڑکیوں کو ”سلام صبح میری بہت پیاری اور اکلوتی دوست“ کا میسج سینڈ کرنا نہ بھولتے...... میری پیاری سی دوست نے آج کیا کھایا؟ کس رنگ کے کپڑے پہنے؟ سانس کتنی مرتبہ لیا؟ سوتے وقت کتنی دفعہ کروٹ لی؟ اور سب سے بڑھ کر ایک دوست کی حیثیت سے اپنا فون نمبر ہر میسج کے اینڈ میں لکھ دیا کرتے‘ صرف اس لیے کہ اگر کبھی ارجنٹ کارڈ ریچارج کروانا ہو تو دوست سمجھ کر صرف ایک کال کر دینا پانچ سو ہزار کا کریڈٹ ڈلوا دیا جائے گا۔

بعض لڑکیاں بھی قوم کے ان شیر دل جوانوں کا استعمال رنگ گورا کرنے والی کریم کی طرح اتنی باقاعدگی سے کرتیں کہ چند روز کا ناغہ ہو جانے کی صورت میں لڑکے کہیں اور فون نمبر روانہ کرتے ہوئے سوچا کرتے کہ بڑے دنوں سے پرنسس نے ایزی لوڈ نہیں منگوایا لگتا ہے ٹارگٹ کلنگ میں پھڑک گئی بے چاری......!

شادی شدہ حضرات صرف اس خدشے سے اپنی بیگم کو فرینڈز میں ایڈ نہ کرتے کہ کہیں ان کا دوست ریکوئسٹ ہی نہ بھیج دے ہر وہ گروپ جہاں وہ اوروں کی بیگمات یا اوروں کی ہونے والی بیگمات کے ساتھ چہلیں پہلیں کر رہے ہوتے وہ تمام گروپس ان کی اپنی بیگم کے لیے خوشہ گندم کی حیثیت رکھا کرتے۔ ہالی وڈ کے میوزک چینلز جو رات کو دیکھنے سے طبیعت بگڑنے کے امکانات ہوتے یہ بڑے ہی ذوق وشوق کے ساتھ مدھم آواز کیے صبح تڑکے چائے کی گرم گرم چسکیوں کے ساتھ کان دروازے اور آنکھیں اسکرین پر جما کر دیکھتے۔ باہر نکل کر ہر آنے جانے والی خاتون کو اس غور سے ایڑی تا چوٹی دیکھتے کہ محسوس ہوتا اپنی گمشدہ بہن کی کوئی ہم شکل دیکھ لی ہو۔ موٹر سائیکل پر بیٹھ کر سامنے نظر اسی صورت میں ہوتی اگر چنگ چی کی پچھلی سیٹ پر تصویر کائنات میں رنگ بھرتا کوئی نازک سا وجود نظر آتا اور کئی مرتبہ تو اسی چنگ چی کے تعاقب میں عین مسجد کے دروازے تک پہنچ کر شرمندگی سے کل نہا دھو کر نماز پڑھنے کی سوچ کے ساتھ موٹر سائیکل واپس موڑتے‘ گردن موڑ کر رکشوں کے اندر دیکھتے ہوئے ایک ادائے دلبرانہ کے ساتھ خود کو رومینس کا بادشاہ سمجھتے ہوئے اپنی دانست میں دل چرانے والی مسکراہٹ اچھالتے اور اگر کبھی سرپرائز کے طور پر رکشے کے اندر بیٹھا خواجہ سرا آنکھ مار کر نچلا ہونٹ کاٹتا ہوا رکشہ چھوڑ موٹر سائیکل پر ہی ان کے پیچھے بیٹھنے پر آمادہ نظر آتا تو لال بتی کو بھی خاطر میں نہ لاتے ہوئے موٹر سائیکل کو یوں بھگاتے کہ ان کی جھکی جھکی نظریں دیکھ کر لگتا جیسے ساتھ کوئی گھر کی خاتون ہوں۔

دل کی دھڑکن سست محسوس ہوتی تو پشتو فلموں کا گیت مالا دیکھ کر زبردستی خود کو ایک اچھا انسان بننے سے روکتے۔ عصر کے وقت بھارتی فلم اور مغرب کے وقت ترکی کے ڈرامے دیکھنے کے بعد عشاء سے لے کر آدھی رات کے اس پار تک کا وقت فیس بک کے لیے مختص ہوتا جس میں ان باکس چیٹ کو پرائیویٹ مان کر انتہائی پرائیوٹ معاملات کی پرائیوٹ ترین باتیں کرتے ہوئے اپنے پبلک اسٹیٹس میں وہ اس بات کا دفاع کرنے میں جان تک دینے کو تیار نظر آتے کہ ہمارے تمام تر معاملات کا حل صرف اور صرف شریعت کے نفاذ میں ہے۔ ذرا سا کوئی اپنے اس اسٹیٹس کے خلاف نظر آتا تو اسے نہ صرف کافر کہہ کر مخاطب کرتے بلکہ سب کو کہا جاتا کہ اسے بلاک کر و رپورٹ کرو...... کافر کہیں کا...... اسلام کے خلاف بات کرتا ہے...... یہودی کا پیروکار نہ ہو تو...... توبہ توبہ...... ایسے لوگوں کی اپنی عزت بھی ان کے ہاتھ میں نہیں میموری کارڈ میں ہوتی ہے!

”ملکہ...... اری ملکہ‘ کبھی میرے پاس بھی بیٹھ جایا کر...... جب سے یہ موبائل لیا ہے میری تو قدر ہی ختم ہوگئی ہے تیری نظر میں۔“ اماں کی آتی آواز پر ملکہ بری طرح چونکی۔ اسے پتہ ہی نہیں چلا تھا اور پورا گھنٹہ گزر گیا۔ وہ جلدی سے اٹھی موبائل کو جرسی کی جیب میں ڈالا اور کچن سے باہر نکل آئی۔

□......□......□

”آپا...... بازار جا رہی ہو کیا؟“ ترنم چاچی جو آج کل جسامت میں چھوٹی اے بی سی کی ”b“ بنی ہوئی تھیں۔ برائے نام چادر لیے ان کے گھر تشریف لائیں تو اماں چونکی۔

”ارے تم بچوں کو اکیلا کیسے چھوڑ آئیں اور تمہیں کتنی دفعہ کہا ہے کہ اپنے آپ کو اچھی طرح لپیٹ کر باہر نکلا کرو پردے کے خیال سے نہیں تو ٹھنڈ کے خیال سے ہی۔“ اماں نے ناگواری سے ترنم چاچی کے کندھے پر لٹکی شال کو دیکھا اور پھر موٹی ویلوٹ کے گہرے سبز سوٹ میں خود کو پھنسائے چاچی کو اماں

نے ہزار مرتبہ سمجھایا تھا کہ اس حالت میں ڈھیلے ڈھالے لباس پہننا ماں اور بچے دونوں کے لیے بہترین مانا جاتا ہے مگر ان کا خیال تھا کہ اتنے کھلے کپڑوں میں وہ خاتون خانہ کم اور قوال زیادہ محسوس ہوتی ہیں۔ اس لیے وہ فٹنگ ہی پہنیں گی' اس طرح ٹھنڈی سرد ہوا بھی ان کے جسم تک پہنچنے میں ناکام رہے گی۔

"بچے اکیلے نہیں ہیں آپا' ایک جھولے میں ہے' دوسرا سو رہا ہے اور تیسرا کھیل رہا ہے' میں نے ملکہ کو ایک بڑی اہم بات بتانی تھی سوچا دو منٹ کے لیے ہو آؤں لیکن...... بازار جا رہی ہو کیا؟"

"نہیں مجھے تو آج بہت سخت ٹھنڈ لگ رہی ہے اور کام بھی بچیوں کے تھے تو میں نے سوچا یہی دونوں ہو آئیں۔" اماں نے چارپائی اٹھا کر شمال کی طرف بچھائی تو چاچی بھی ساتھ ہی بیٹھ گئیں۔ "دراصل آفاق آج کل میں آنا چاہتا ہے اپنی ملکہ کے رشتے کے لیے' میں نے اسے تو نہیں بتایا مگر پھر بھی سوچا ہلکی پھلکی تیاری کرلوں اور دو ایک چیزیں جس میں اس کا جانا لازمی تھا سوچا دونوں بہنیں خرید لائیں۔"

"اچھا تو سن نور جہاں' وہ چاٹ والے کے ساتھ نکڑ پر جو پیکو والا بیٹھتا ہے ناں' اسے میں اپنے دوپٹے دے کر آئی تھی چھٹی پیکو کروانے کے لیے' وہ تو لے آنا۔" نور جہاں ڈھیلے ڈھالے عبایا میں باہر نکلی تو چاچی نے کہا۔

"لے آؤں گی چاچی اگر ملکہ آج کی تاریخ میں تیار ہوگئی تو۔" اکتائے ہوئے لہجے میں کہہ کر وہ بھی اماں والی چارپائی کی ادوائن پر ٹک گئی تھی۔

"ملکہ او ملکہ کسی شادی میں نہیں جا رہی تو' بازار جا رہی ہے اور اگر عقل والی ہو تو تجھے معلوم ہو کہ شیطان کے گھر جا رہی ہے۔ بھلا تیاری کی کیا ضرورت۔" اماں نے کمرے کی طرف منہ کر کے اسے پکارا۔

"تیار نہیں ہوں گے تو اس میں فرق کیسے پتہ چلے گا کہ میزبان کون اور مہمان کون ہے۔" وہ شیشے کے سامنے بڑبڑائی۔

"کالے کرتوت چھپائے جاسکتے ہیں ملکہ' کالا رنگ نہیں چھپتا۔" چاچی اس کے کمرے میں داخل ہو کر مسکرائیں۔

"یہ تمہارے زمانے کے اقوال ہیں چاچی' آج کل تو کالے کرتوت' کالا دھن اور کالا رنگ سب بڑے ہی آرام سے چھپ جاتا ہے۔" رنگ گورا کرنے والی فاؤنڈیشن چہرے پر ملتے ہوئے وہ بھی جواباً مسکرائی۔

"اچھا سن' میں تجھے ایک بات بتانے آئی تھی۔" چاچی موبائل پر کچھ ٹک ٹک کرتی اس کے پاس آئیں تو وہ بھی چونکی۔

"یہ دیکھ تیرے گروپ میں بڑی زبردست جنگ ہو رہی ہے اور جنگ کا عالم یہ ہے کہ اگر یہی سب لوگ فیس بک کے بجائے ایک دوسرے کے سامنے ہوتے تو قسم سے ان کے سر پر ایک بال اور منہ میں ایک دانت تک نظر نہ آتا۔"

"ہائے اللہ یہ کیا ہوگیا ابھی نہانے سے پہلے میں نے سب کو ٹھیک ٹھاک چھوڑا تھا یہ ڈیڑھ گھنٹے میں کیا ہوا؟" ملکہ نے چاچی کے ہاتھ سے موبائل لے کر جلدی جلدی کمنٹس پر نظر دوڑائی' لڑکیاں ایک دوسرے کی ذات چھوڑ' والدین ان کے دادا اور جانے کتنی نسلوں کو گالیاں دے رہی تھیں۔ فی سیکنڈ کے حساب سے چار چار کمنٹس ایک دم آرہے تھے اور سمجھ کچھ نہیں آرہا تھا کہ آخر وجہ کیا ہے...... غلطی کس کی ہے...... معاملہ کس کی وجہ سے بگڑا اور اس کا ذمہ دار کون ہے؟

"ملکہ اب نکل آئے گی یا ہر یار کشہ تیرے شیشے کے پاس منگوا دوں؟" غصے میں کمر پر ہاتھ رکھے اماں کمرے کے دروازے کے بیچوں بیچ کھڑی اسے اور چاچی دونوں کو میلی نظروں سے دیکھ رہی تھیں۔ دائیں کندھے کے اوپر سے پیچھے کھڑی نور جہاں کا سر ایسے نظر آرہا تھا کہ لگتا وہ خود پیچھے موجود نہیں ہے بلکہ اس کا سر اماں کے کندھے پر رکھا ہو۔

"اور یہ...... تو پھر وہی عبایا پہنے کھڑی ہے؟ منع کیا تھا ناں کہ جب تک اس کے دونوں طرف لگائی ہوئی سلائیاں کھولے گی نہیں اسے دوبارہ نہیں پہنے گی' پھر کیوں پہنا دوبارہ؟"

"اماں مجھے نہیں اچھا لگتا نور جہاں کی طرح کا شامیانہ۔" منہ بسور کر کپڑے کے گرم جوتوں میں پاؤں ڈالتے ہوئے وہ بولی۔ گروپ میں لڑائی کی ٹینشن پہلے ہی اتنی تھی کہ اماں کا کہا گیا بھی ایک لفظ اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

"شامیانہ برا اور یہ عامیانہ سا انداز اچھا لگتا ہے کیا؟ اوپر سے نیچے تک تیرے جسم کے تمام اتار چڑھاؤ کسی اندھے کو بھی نظر آجائیں گے؟ ڈھیٹ لڑکی...... فائدہ کیا ہے پھر اس کا...... اتار پھینک۔"

"اماں...... آج آخری دفعہ پہن جانے دو' قسم کھاتی ہوں آج رات کو ہی اس کی سلائیاں ادھیڑ دوں گی پر ابھی رہنے دو۔" وہ منمنائی۔

"نور جہاں ایسی ہی لڑکیاں ہوتی ہیں ناں' جو بازار جاتے

ہوئے تو اسکارف یا عبایا لیتی ہیں' گھر اور خاندان محلے میں پردہ دار کہلاتی ہیں اور فیس بک پر بال کھول' آنکھیں چندھیا اور ہونٹوں کی چونچ بنائے اوٹلی فرینڈز پر ایسی ایسی تصویریں لگاتی ہیں کہ اگر کوئی رشتہ دار دیکھ لے تو وہی عبایا حیرت سے اپنے سر پر اوڑھ لے بھلا فیس بک بھی تو بازار ہی ہے ناں؟"

"ان لڑکیوں کا یا تو آپ کو پتہ ہوگا یا اس ملکہ کو...... مجھے بخشیں۔" وہ پہلے ہی ملکہ کے دیر کرنے سے جلی ہوئی تھی۔

"او ملکہ کی بچی' جانا ہے تو چل نہیں تو بتا دے...... میں اماں کو چائے بنا دوں۔"

"میرا خیال ہے تو چائے بنا دے...... ویسے بھی ابھی دیر ہوگئی ہے پھر کسی دن بازار چلے جائیں گے۔" غیر متوقع طور پر اس نے کہہ کر سبھی کو حیران کر دیا کیونکہ آج اس نے اپنے حصے کا کام بھی صرف اس لیے جلدی کر لیا تھا کہ بازار جانا ہے۔ مگر اب یوں ایک دم...... اچانک!

"سوچ لے پھر بھی۔" نور جہاں اس کے اچانک موڈ بدلنے کی وجہ سمجھنے سے قاصر تھی۔ اماں اپنے کمرے میں پلنگ پر موجود کمبل میں جا بیٹھیں تھیں' غصے میں جو تھیں۔

"ہاں ناں سوچ لیا تو پلیز جا کے چائے بنا...... اور سن ایک کپ میرے لیے بھی بنانا۔" گردن جھٹک کر نور جہاں نے عبایا اتار کر ہینگر میں لٹکایا اور چاچی کو موبائل پر مصروف دیکھ کر کچن میں چلی گئی تو ملکہ نے بھی فٹ سے موبائل نکالا اور اسی پوسٹ پر پہنچ گئی جب دس بارہ کمنٹس کر کے اپنے سافٹ امیج کا ستیاناس کر چکی تو اندازہ ہوا کہ ساری لڑائی تو شروع ہی ترنم چاچی کی وجہ سے ہوئی تھی اور تبھی چاچی کو اپنے بچوں کے اکیلا ہونے کا خیال آیا۔

"ملکہ نور جہاں کو بتا کر میرے ساتھ ہی آجا' بچے نہ رو رہے ہوں...... اور سن نور جہاں کو بھی کہنا کہ جلدی سے لاگ ان ہو کے ہماری حمایت میں کمنٹ کرے۔" وہ اب شال لپیٹ رہی تھیں اور ملکہ بے چاری اسپیڈ سے کمنٹ کے ذریعے دوسروں کا منہ توڑنے کا گمان کیے ٹھکا ٹھک کمنٹ پر کمنٹ کیے جا رہی تھی۔

"ویسے چاچی آج کے بعد میری بات یاد رکھنا کہ فیس بک پر کبھی بھی کسی ایسے بندے سے پنگا نہ لینا جس کی نیٹ کی اور لکھنے کی اسپیڈ تم سے زیادہ ہو' خوامخواہ بچی بات بھی لکھنے کا موقع نہیں دیتے ایسے لوگ...... اور نہ ہی کسی ایسے گروپ میں پنگا لینا جو گروپ کے روپ میں شہد کی مکھیوں کا چھتا ہو' ٹائپنگ کرتے وقت جن کی ایک انگلی سے شہد تو دوسری سے ڈنک نکلتا ہو۔"

"ارے تو میں نے کب پنگا لیا تھا' بس اتنا ہی ہوا کہ سب اپنے شوہروں کی تصویریں لگا کر ان کی محبت کی داستانیں اور رومانٹک ہونے کی کہانیاں لکھتی جا رہی تھیں' حالانکہ تو قسم لے لے ملکہ اس ایڈمن کا شوہر تو لگتا تھا کسی جنازے کو کندھا دے کر آیا ہو اور خیر سے تصویر کا عنوان تھا۔ میرے سرتاج کا ایک رومانٹک پوز' اور وہ جو ہر پوسٹ کو جرسی کا تھیلا سمجھ کر کمنٹس میں الٹے سیدھے سوال کرتی ہے ناں' تو یقین کرنا اس کا شوہر تصویر میں بھی ایسے تاثرات دے رہا تھا کہ مجھے لگا کوٹھے کی گلی میں پان بیچنے والا بھی اس سے کم ٹھرکی ہوگا اور اس نے فوٹو کے ساتھ لکھ رکھا تھا میرے مجازی خدا جمعہ کی نماز کے بعد مسجد میں' اور تو مان نہ مان گھٹیا اسٹیج ڈراموں کے جگت باز جیسا یہ انسان جو نکاح کے دو بول سے مجازی خدا بن گیا ہے پہلے لوگ اسے اکثر اوقات یاد دلاتے ہوئے انسان بننے کا کہتے ہوں گے۔"

"اف کاش میں بھی دیکھ لیتی سب کو۔" ملکہ کو پچھتاوا ہوا پھر خود ہی بولی۔

"لیکن پھر ہوا کیا؟"

"ہونا کیا تھا میں نے کہہ دیا کہ جس خاتون کے توسط سے تم سب کو یہ گلی ہوئی پالک' مرجھائے ہوئے کیلے اور جلے ہوئے چلغوزوں جیسے شوہر ملے ہیں جاؤ اور ان کے سامنے تعریفیں کرو بھلا ہمیں کسی جرم کے بغیر یہ سزا دینا ٹھیک نہیں...... بس میرا اتنا لکھنا تھا کہ وہ سب تو جیسے ہاتھ دھو کر میرے پیچھے پڑ گئیں۔"

"حالانکہ منہ دھو کر پیچھے پڑتیں تو شاید نتائج بہتر ہوتے۔" ملکہ بولی۔

"اور کیا...... اور پھر پتہ ہے ایک نے لکھا کہ اکثر لڑکیاں فیس بک پر اپنے شوہر کی تصویر اسی لیے شو نہیں کرتیں کہ پھر وقت بے وقت فیلنگ رومینٹک والے اسٹیٹس پر والہانہ جذبات تو ایک طرف کوئی لائک بھی نہیں کرے گا' بلکہ اسٹیٹس کے ساتھ ہی شوہر کی فوٹو ذہن میں آنے پر سب یہی سوچیں گے کہ ہائے بیچاری کی ہمت ہے۔" ترنم چاچی نے دھلے ہوئے کیلے سوئیٹر کی طرح منہ لٹکایا۔

"اور مجھے خوامخواہ ڈرا دیا کہ میرا گروپ ہے۔ اسی ٹینشن کی وجہ سے میں بازار بھی نہیں گئی' کہ چپ رہ کر سب کے تڑکے دار

کمنٹس پڑھنے کا تو مزہ ہی چاچی اور ہے ناں۔"

"مجھے ایک دم سمجھ ہی کچھ نہیں آرہا تھا تو کیا کرتی؟ ورنہ دل تو چاہ رہا تھا کہ میرے سامنے ہوتیں تو اس ٹھنڈ میں روح افزا میں جلاب ڈال کر پلا دیتی اور پھر ایسا بیٹھتیں کہ اپنے پیروں پر کھڑا ہونا بھول جاتیں۔"

"چاچی..... تمہارے بچے رو رہے ہیں۔ نائمہ بتانے آئی ہے۔" نور جہاں نے باہر سے ہی آواز لگائی تو انہیں جانا پڑا ورنہ ارادہ تو سکون سے بیٹھ کر لڑائی میں پیش پیش ہر لڑکی کے خلاف دل کی بھڑاس نکالنے کا تھا۔ چاچی گئیں تو ملکہ بھی اسی کمرے میں موجود اپنے پلنگ پر رکھے لحاف میں دبک گئی۔ اب ان باکس میں حالیہ لڑائی کے تبصرے جو کرنے تھے۔

□......□......□

"یہ ملکہ نور جہاں آج جلدی نہیں سو گئیں؟" ابا نے عشاء کی باجماعت ادائیگی سے واپسی پر اماں کے دروازہ کھولنے پر پوچھا۔

"ہاں ٹھنڈ بھی تو ہے ناں ادھر گرمائش ملی ادھر نیند آ گئی۔" وہ دونوں اپنے کمرے میں چلے آئے تھے۔ ملکہ اور نور جہاں کا کمرہ بالکل اس کے سامنے تھا۔ دونوں کمروں کے درمیان میں ایک برآمدے نما جگہ تھی جس کے ایک کونے میں تو بیرونی دروازہ تھا اور دوسری طرف باورچی خانہ۔

"وہ میں نے ایک بات پوچھنی تھی۔" ابا بھی اپنے لحاف میں گھسے تو اماں نے کمبل سیدھا کر کے اپنی ٹانگ کے گرد لپیٹا اور باقی آدھا حصہ اوپر لے کر ان کی طرف کروٹ لے لی۔

"آج کی آمدن پوچھو گی ناں؟" ابا نے بھی اماں کی طرف کروٹ لے لی تھی۔ سردی کے باوجود کمرے کا دروازہ بند کرتے ہوئے انہیں بیٹیوں کے سامنے شرم محسوس ہوا کرتی۔

"توبہ ہے یعنی جس طرح آپ اپنی آمدن چھپاتے ہیں ناں آپ کی بھاوج اپنا آپ نہیں چھپاتی۔"

"او خدایا..... ایک تو تم عورتوں کے منہ میں کپڑا ٹھونس دو ناں تو بھی سسرالیوں کے طعنے دینے سے نہیں رکتیں۔" ابا بدمزہ ہو گئے تو اماں کو لگا کہ ان کا سوال اور الجھن برقرار ہی نہ رہے سو فوراً موڈ بدل کر بولیں۔

"نہیں ملکہ کے ابا' میں سوچ رہی تھی کہ اپنے زمانے کے آٹھ جماعتیں پاس تو آپ ہیں ناں..... کیا آپ کو کبھی یہ خیال نہیں آیا کہ ہم میاں بیوی کے بیچ کتنا فاصلہ ہے۔" ابا اماں کی اس بات پر بڑی ہی حیرت سے بھی انہیں دیکھتے کبھی کہنی پر زور ڈال کے سامنے والے کمرے میں لیٹی ملکہ اور نور جہاں کو۔ دونوں کمروں کے درمیان راہداری نما برآمدہ بھی اوپر چھت ہونے کی وجہ سے کمروں میں لگے ہیٹرز کی گرمائش کو اپنے تک ہی رکھا کرتا۔

"ملکہ کی اماں..... ہم دونوں کی چارپائیوں میں مشکل سے دو ڈھائی فٹ کا فاصلہ ہی تو ہے..... اور پھر جس گھر میں بیٹیاں جوان ہو جائیں وہاں آپس میں قدرے فاصلہ رکھنے والے میاں بیوی ہی سمجھدار ہوتے ہیں۔"

"مگر ذلفی کی کون سی بیٹی جوان ہے جو وہ ترنم سے اتنا فاصلہ رکھتا ہے؟"

"ذلفی اور ترنم میں فاصلہ.....؟ یہ بات کسی اور سے نہ کرنا عورتیں دوپٹے میں منہ چھپا کر ہنسیں گی۔" ابا بھی زیر لب مسکرائے تھے۔ "بلکہ میں تو خود سوچ رہا ہوں کہ ان کے گھر نیا مہمان آ جائے تو ذلفی کی دوسرے شہر میں نوکری کروا کے وہاں بھجوا دوں' معاشی طور پر ہاتھ تنگ ہے اور اسے خیال ہی نہیں۔"

"لیکن ترنم تو بہت پریشان ہے کہہ رہی تھی ذلفی مجھ سے بہت فاصلہ رکھتا ہے آپ ذلفی سے بات کریں۔"

"تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا نور جہاں کی ماں؟ اول تو یہ میاں بیوی کا معاملہ ہے' دوم یہ کہ میں اسے کیا کہوں گا کہ تو ترنم سے اتنے فاصلے پر کیوں رہتا ہے؟ اور کہوں تو کیسے کہوں جب ان کی قربت کے کتنے ہی ثبوت موجود ہیں۔"

"وہ تو ٹھیک ہے۔ لیکن ترنم اتنے سے فاصلے کو بھی....." اماں ترنم کا مسئلہ سمجھ نہیں پا رہی تھیں۔

"بس کرو نور جہاں کی ماں' اب سونے دو صبح دکان کا مال لینے بھی جانا ہے۔" ابا نے کروٹ لی۔

"اچھا ملکہ کے ابا' جیسے مرضی....." اماں نے تکیے پر رکھا اپنا دوپٹہ سر پر لپیٹ کر خود ذلفی کو سمجھانے کا سوچا۔

□......□......□

"کیا تھا ذلفی اگر جو تم آتے ہوئے چوک سے میرے لیے گجرے لے آتے۔" ترنم چاچی بچوں کو سلانے کے ساتھ ساتھ بڑی ہی حسرت بھری نظروں سے فیس بک پر ایک لڑکی کے ہاتھوں میں موتیے کے گجرے دیکھ رہی تھی' جو بقول اس کے اس کے میاں جانی نے چند لمحوں پہلے ہی پہنائے تھے اور تب سے ترنم چاچی کی نظریں بار بار اپنی کلائیوں میں موجود سونے کی دو چوڑیوں پر پڑتی تو ایک آہ حسرت بن کر ہونٹوں سے نکلتی۔

اسی دوران ذلفی چچا تشریف لے آئے' جو سارا دن یہاں وہاں نوکری کے لئے سر کھپاتے رہے تھے۔

''زیادہ سے زیادہ سو پچاس روپے ہی تو لگنا تھے تمہارے۔'' ترنم چاچی نے موبائل رکھ کر نتھنے کو لٹایا۔

''تمہیں ہزار مرتبہ کہا ہے کہ آج کل ہاتھ تنگ ہے' وقت سخت چل رہا ہے۔'' ذلفی چچا نے منہ بنایا۔

''پتہ ہے مجھے' ساری سختیاں بیویوں کے لیے ہی ہوتی ہیں' بھلا کیا کبھی کسی نے محبوبہ کے سامنے بھی ہاتھ تنگ ہونے کا شکوہ کیا ہے۔'' ذلفی چچا ان کی باتیں ان سنی کرتے ہوئے تینوں بچوں کے ماتھے پر بوسہ دیا' قطار کے حساب سے چوتھے نمبر پر ترنم چاچی لیٹی تھیں مگر ذلفی چچا اپنی ہی کسی سوچ میں گم وہیں سے اٹھ کر ہاتھ منہ دھونے چلے گئے تھے۔

''اللہ جانے فیس بک پر موجود سب لڑکیوں کو اتنے رومینٹک شوہر کیسے مل جاتے ہیں۔ مجھے تو کبھی کڑی میں سے پکوڑا تک نہیں ملا۔'' وہ منہ بسور کر جلے ہوئے دل کے ساتھ باورچی خانے میں چولہا جلانے لگی تھیں۔

''جانے کیا ماجرا ہے کہ شادی سے پہلے سیدھی سادھی لڑکیوں کے شادی کے فوراً بعد سینگ کیوں ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ اب کون اسے سمجھائے کہ سارا سارا دن دوسروں کی منتیں واسطے کرنے کے بعد اتنی ہمت نہیں رہتی کہ بیوی کے آگے بھی جی جی کرتے رہو۔'' ذلفی چچا نے ہاتھ منہ دھوتے ہوئے سوچا۔

''اتنا بڑا منہ کیوں بنایا ہوا ہے کہ دھونے میں بھی گھنٹہ لگ رہا ہے؟'' وہ عین ان کے عقب میں کھڑی تھیں۔ ''مجھے اسی بات کی سزا دے رہے ہو ناں کہ تم پر دل آ گیا ہے میرا؟''

''مجھ پر تمہارا دل آ گیا ہے؟ وہی دل جو ہر وقت خراب ہوتا رہتا ہے؟'' ذلفی چچا نے ایک پنجابی فلموں کے ہیرو کی طرح خود کو رومینٹک ہونے سے روکا لیکن ترنم چاچی نے بغیر لحاظ کئے سامنے پانی کی بھری بالٹی سے پانی کا مگ بھر کر ان پر الٹ دیا اور خود مسکراتی ہوئی باتھ روم سے نکل آئیں۔

ویسے بھی انہوں نے سن رکھا تھا کہ غصے کی آگ پانی سے بجھتی ہے اس لیے جب بھی انہیں ذلفی چچا پر غصہ آتا ان پر پانی کا بھرا ہوا مگ الٹ کر اپنے غصے کی آگ بجھا لیتیں۔

☐......☐......☐

''مورخ لکھے گا ملکہ کہ گئے وقتوں میں ایک ایسی قوم بھی گزری ہے جہاں کی لڑکیاں جسمانی طور پر اکیلی مگر ذہنی طور پر سو سو لوگوں کے ساتھ بھی سوتی تھیں۔'' نور جہاں نے رات کے کسی پہر کروٹ لیتے ہوئے ملکہ کے لحاف کے اندر سے ہلکی سی نور کی شعاعیں محسوس کی تو اس کے ذہن میں روحانیت نہیں بلکہ فیس بک کا ہی خیال آیا تھا جبھی سر اٹھا کر سامنے والے کمرے میں اماں ابا کو دیکھا جو دونوں سوئے ہوئے تھے پھر اس کی کمر کی طرف سے لحاف کھینچتے ہوئے سرگوشی کی تو وہ ایک دم ہڑبڑائی تھی۔ بوکھلاہٹ میں ایک دم موبائل پہلے چھپایا پھر نکال بھی لیا۔

''تجھے کیا تکلیف ہوئی ہے نور جہاں؟ کیا خواب میں تیرا اکاؤنٹ ہیک ہو گیا ہے جو مجھے تنگ کر رہی ہے؟'' وہ چڑی۔

''میں نے آج صبح تیرا اسٹیٹس پڑھا تھا رات کو پونے چار بجے والا۔ جس میں خیر سے تو نے اطلاع دی ہوئی تھی کہ Malika is sleeping with Adil and 48 others''

''شرم کر نور جہاں...... تجھے پتہ ہے کہ عادل لڑکی ہے اور فرسٹ ایئر سے ہمارے ساتھ پڑھتی ہے' بھائی اسے فیس بک استعمال کرنے نہیں دیتا اس لئے اس نے بھائی ہی کے نام سے آئی ڈی بنائی ہوئی ہے۔''

''یعنی باپ' بھائی بیٹے کے نام سے آئی ڈی بنانے پر گھر والوں کا ان لڑکیوں پر اعتبار قائم اور لڑکیوں کے نام سے آئی ڈی بنانے پر اعتبار اٹھ جاتا ہے؟'' وہ دونوں اب ایک دوسرے کی طرف کروٹ لیے ہوئے تھیں۔

''تجھے نہیں پتہ سو مجبوریاں ہوتی ہیں لوگوں کی...... تو خوامخواہ میرا دماغ نہیں کھا۔''

''چل ٹھیک ہے مجھے تو پتہ ہے کہ یہ عادل' ولی مراد' سلطان جان' وغیرہ بے چاریاں نہایت ہی مجبور قسم کی لڑکیاں ہیں' لیکن کہیں رشتہ ہو گیا تو ہونے والے شوہر کو پھر ان سب کے گھر کی کہانیاں سنا کر قائل کرتی پھرنا کہ یہ اتنے پیار بھرے کمنٹس کرنے والا سلطان جان نہیں بلکہ سلطانہ خان ہے...... اور ایسا نہ ہو کہ شمو بھائی ان سب سے متاثر ہو کر تجھے بھی ملکہ سے بادشاہ میں بدل دیں۔'' وہ لحاف کے اندر منہ کر کے ہنسی اور پھر لحاف نیچے کر کے اس کے خونخوار تاثرات دیکھے۔

''ویسے قسم ہے تیرے تین ہزار نو سو اٹھاسی دوستوں کی...... یہ جو تیرے سر اور آنکھوں میں ہر وقت درد رہتا ہے ناں' جس کا رونا تو باقاعدہ اسٹیٹس لگا کر سب کے سامنے ایسے روتی ہے جیسے فوتگی والے گھر چٹائی بچھا کر بیٹھا جاتا ہے' تو یہ سب اس

موبائل اور فیس بک کی وجہ سے ہے..... تو صرف دو دن کے لیے اسے استعمال نہ کر' تیرا سر اور آنکھوں کا درد ٹھیک نہ ہوا تو تیرے حصے کے برتن پورا ہفتہ میں دھوؤں گی۔"

"نور جہاں کی بچی' تو رات اور ابا کے ہونے کا فائدہ اٹھانا چھوڑ دے ورنہ تیری بارہ دوستوں کو کہہ دوں گی کہ یہ لڑکا ہے اسے ڈیلیٹ کرو۔"

"تو ابھی کردے مجھے کیا' ایک نیند ہی تو تھی وہ بھی تو نے خراب کردی' فیس بک کا نشہ مجھے ہے نہیں۔" نور جہاں نے اپنا لحاف ہٹایا اور شال لپیٹ کر باتھ روم کی طرف جانے کے لیے سلیپر پہننے لگی۔

"تو' تو ہے ہی بدذوق' تجھ سے تو اچھی چاچی ہی ہے کم از کم میرے اسٹیٹس پر آ کر میری سچی جھوٹی تعریفیں تو کرتی ہے کہیں کسی گروپ یا پیج پر میری کسی سے لڑائی ہوجائے تو اپنی دونوں آئی ڈیز سے پنجے جھاڑ کر مخالفوں کے پیچھے پڑ جاتی ہے اور پتہ بھی نہیں چلنے دیتی کہ میری چاچی ہیں۔"

"ہونہہ...... چاچی کی سوسالہ زندگی سے اماں کا ایک دن بہتر ہے!" نور جہاں نے سر جھٹکا۔

"ملکہ...... اری ملکہ یہ ذرا میری پنڈلیاں دبادے' کمبل میں لپیٹے رکھی تھیں پھر بھی جیسے ٹیسیں اٹھ رہی ہیں۔" اماں نے شاید ان کی آوازیں سنی تھیں اور اب درد کے مارے بیٹھی پنڈلیوں پر مکے مار رہی تھیں کہ شاید اس طرح کچھ آرام آئے۔

مگر ملکہ تو خود مجبور تھی' کیونکہ اس کا گروپ ڈیڑھ دو ہفتوں سے بہت سست ہوگیا تھا اور اب اگر اٹھ جاتی تو دوبارہ پھر سب کو اکٹھے آن لائن ہونے میں وقت لگتا' لہٰذا یہ سوچ کر کہ نور جہاں باتھ روم سے نکل کر اماں کی بات سن لے گی' بغیر کوئی جواب دیئے خاموشی سے خود کو سوتا ہوا ظاہر کرکے وہیں پڑی رہی۔

"اماں کیا ہوا...... ٹانگوں میں درد ہو رہا ہے کیا؟" نور جہاں باتھ روم سے نکلی تو اماں کی آواز سن کر اپنے کمرے کے بجائے ان کے کمرے کی دہلیز پر آ کھڑی ہوئی۔

"ہائے بچے' بس سردیاں آ گئی ناں اور یہ کم بخت ٹانگوں کا درد بھی۔" انہوں نے دوپٹہ لے کر پوری قوت سے پنڈلیوں کے گرد باندھا۔

"ارے نہیں اماں ایسے تو خون کا دورانیہ بھی متاثر ہوگا ناں' میں ذرا ہاتھ گرم کرلوں تو آپ کی ٹانگیں دبا دیتی ہوں۔" وہ چونکہ ابھی باتھ روم سے ہاتھ دھو کر نکلی تھی اور تولیے سے خشک کرنے کے باوجود اس کا خیال تھا کہ اماں کو اس کے ہاتھ سرد محسوس ہوں گے اس لیے دونوں ہتھیلیاں آپس میں رگڑنے لگی کہ ہیٹرز تو ابا نے اپنے سونے کے وقت بند کردیئے تھے۔

"جیتی رہ میری بچی' اللہ خوش رکھے۔ آواز تو میں نے ملکہ کو دی تھی مگر اس کی نیند بہت گہری ہے' اسی لیے جاگی نہیں۔" نور جہاں نے اماں کی پنڈلیوں پر بندھا دوپٹہ کھولتے ہوئے ملامتی نظروں سے سامنے والے کمرے میں نظر آتی ملکہ کو دیکھا اسے بے حد افسوس ہوا تھا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ ملکہ اس وقت سو نہیں رہی بلکہ فیس بک پر مصروف ہے۔

"چل سو لینے دے یہ بے فکری کی نیندیں...... پھر شادی ہوگئی تو بھلا کہاں یہ بے فکری ملتی ہے۔"

"جی اماں ٹھیک کہہ رہی ہو۔" اماں کے لہجے میں ملکہ کے لیے ایسا پیار تھا کہ لگتا کبھی بھول چوک سے بھی نہ ڈانٹا ہو۔

"اچھا سن' اگر میں ٹانگیں دبوانے کے دوران سوجاؤں تو جگانا مت' خود بھی اٹھ کے سوجانا۔"

اماں لیٹ گئی تھیں اور وہ ملکہ کو دیکھ دیکھ کر سوچ رہی تھی کہ گھر میں بیمار ماں کا حال احوال نہ پوچھنے والے بھلا فیس بک پر ایک دوسرے سے ان سمیت ان کے تمام گھر والوں کی خیریت کیسے پوچھتے رہتے ہیں۔ وہ لوگ جو اپنے فیس بک کا اسٹیٹس لائک نہ ہونے کے غم سے اتنا روتے ہیں کہ اتنا تو ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پر بھی نہ روئی ہوگی وہ اپنے اعمال کے لائک ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں کتنے بے فکر ہیں۔ زندگی کے تمام ضروری کام اسی طور سے سرانجام دیئے جا رہے ہیں' مگر فیس بک نے اگر چھینا ہے تو وہ وقت جو ہم آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ ہنستے مسکراتے' گپ شپ کرتے گزارا کرتے تھے' جس وقت میں ہم اللہ کی عبادت کرکے اسی سے مدد مانگا کرتے تھے' اب ہم میں سے کتنے ہی لوگ اس وقت میں لائک مانگ رہے ہوتے ہیں۔ اللہ اور اس کی کتاب کے ساتھ گزارا جانے والا وقت اب اسی فیس بک کی بدولت کم ہوگیا ہے' مگر ملکہ کی طرح ان باتوں پر سوچنے کے لیے اب وقت ہی کہاں ہے۔

اماں سوچکی تھیں۔ ان کی نیند ٹوٹنے کے خیال سے وہ آہستگی سے اٹھ کر اپنے کمرے میں جانے لگی کہ ابا کی آنکھ کھل گئی ایک نظر اسے دیکھ کر پھر سو گئے۔

فجر ہونے والی تھی مگر ملکہ اب سوچکی تھی اور اب اسے بہت کوشش کے باوجود بھی آدھے گھنٹے بعد نماز کی ادائیگی کے لیے

جگانا ممکن نہ تھا اس لیے دل ہی دل میں اظہار افسوس کرتی نور جہاں بھی اپنے بستر پر لیٹ گئی مگر آنکھ لگ جانے کے ممکنہ خیال سے وہ الارم لگانا نہیں بھولی تھی۔

□......□......□

"اف نور جہاں' دیکھ تو سہی فواد خان کو ہائے میرا تو دل ہی نہ رک جائے اسے مسکراتا دیکھ کے۔" آج اماں ٹانگوں میں درد کی وجہ سے ہاتھ منہ دھو کر دوبارہ کمبل لپیٹ کر لیٹ گئی تھیں اس لیے ناشتہ نور جہاں نے بنایا تھا۔ پراٹھے کو چمٹے سے اتارتے ہوئے اس نے ملکہ کا منہ دیکھا۔

"تجھے پتہ بھی ہے کہ مجھے زہر لگتی ہیں ایسی لڑکیاں جو ذرا سے ہینڈسم بندے کو دیکھ کر رال ٹپکانے لگتی ہیں۔"

"ہاں ہاں کہہ لے جو مرضی آئے...... ظاہر ہے انگور کھٹے جو ہیں۔"

"اچھا میرے لیے انگور کھٹے ہیں اور تیرے لیے تو یہ فواد خان گنڈیریوں کا ٹھیلا لگائے کھڑا ہے ناں۔"

"تو...... تو ہے ہی نری بڈھی روح...... ہونہہ۔" اس نے منہ بناتے ہوئے ہاتھ میں پکڑا موبائل جرسی کی جیب میں ڈال کر اپنے لیے چائے پاپے لیے اور باؤل میں موجود چائے میں پاپے مکس کر کے چمچ سے کھانے لگی۔ دوسرے ہاتھ میں ساتھ ساتھ فیس بک کی ایکٹیویٹی بھی جاری تھی۔

"ویسے ایک بات یاد رکھنا تو بے شک فواد خان کو دیکھ کر آہیں بھر یا سلمان خان کو دیکھ کر ہارٹ بیٹ چیک کر...... شادی تیری شمو بھائی سے ہی ہوگی۔" روٹی بیل کر اس میں دیسی گھی لگانے کے بعد اب وہ اسے فولڈ کر کے پھر سے پیڑا بنا کر بیل رہی تھی۔

"اس لیے میرا مفت مشورہ تیرے اور تیری جیسی رال ٹپکاتی سب لڑکیوں کے لیے یہی ہے کہ اپنی آئی ڈی پر اپنے ہونے والے شوہر یا اپنے منے کے ابا کی تصویر لگا کر رکھیں تاکہ آہیں بھرتے وقت انہیں اپنا آپ یاد رہے اور اگر ان تصاویر کی اجازت نہ ہو تو خانہ کعبہ کی لگالیں تاکہ اپنا اللہ یاد رہے۔"

"تو مجھے یہاں بیٹھنے دے گی نور جہاں کہ تیرے منہ پر چائے میں بھیگے پاپوں کا ماسک لگا کر اٹھ جاؤں۔"

"اچھا بہن میری اب نہیں کہوں گی جا اماں کو ناشتہ دے آ۔" نور جہاں بے ساختہ ہنسی۔

"خود دے آ جا کے...... میں فارغ نہیں ہوں۔" ملکہ نے منہ پھلایا ہوا تھا سو نور جہاں نے خاموشی سے اماں کے لیے چائے پراٹھا رات کا سالن اور ایک ابلا ہوا انڈہ ٹرے میں رکھا اور خود چلی گئی۔ ابا تو پہلے ہی جاچکے تھے۔

□......□......□

ترنم چاچی کو آج محسوس ہوا تھا کہ اماں کیسے بنا جتائے کتنا سارا کام کردیا کرتی تھیں' بچوں کو صاف ستھرا کرنا' گھر کا پھیلاوا سمیٹنا' سبزی بنانا' وہ تو بس بیٹھ کر کھانا پکاتی تھیں اور بس' مگر حیرت انہیں اس بات پر بھی کہ اماں نے تو کبھی کہا بھی نہیں تھا کہ وہ اتنا سارا کام کرتی ہیں۔ چاچی کا دل چاہتا تو ان سے خود سے بات کرتیں ورنہ موبائل پر فیس بک آن کیے ان کی باتوں کے جواب میں ہوں' ہاں کرتی رہتیں۔ آج چاچی نے ذلفی چچا کو ناشتہ بنا کردیا تو بچے سو رہے تھے۔

"تم نے پھر پراٹھے بنالیے' کتنی مرتبہ تو کہا ہے جب تک ٹھیک نہیں ہوجاتیں میں چائے پاپے کھالوں گا۔" وہ ہمیشہ ان کے آرام کا خاص خیال رکھتے تھے۔

"تمہیں اچھا لگتا ہے ناں جب میں تمہارے لیے تمہاری پسند کی چیزیں بناتی ہوں۔" چاچی نے چائے تھرماس میں ڈال کر سامنے رکھی تو وہ مسکرانے لگے۔

"تم میرے لیے کچھ نہ بھی بناؤ ناں تب بھی مجھے تم بہت اچھی لگتی ہو۔ یہ پتہ ہے ناں تمہیں؟" انہوں نے اپنے ہاتھ سے نوالہ بنا کر ترنم چاچی کے منہ میں ڈالا۔

"تو اپنی اس محبت کا اظہار سب کے سامنے کیا کریں ناں' تاکہ ساری دنیا کو پتہ چلے کہ تم مجھ سے کس قدر پیار کرتے ہو۔" وہ بڑے ناز سے اٹھلائیں۔

"کیا مطلب کن سب کو بتانا چاہتی ہو تم؟"

"تم فیس بک پر میرے فرینڈز میں تو ہو ناں' لیکن مجال ہے کہ کبھی میری کسی پوسٹ کو لائک یا کمنٹ تو دور کبھی خود سے بھی کچھ ایسا پوسٹ نہیں کیا کہ میری تمام فرینڈز کو پتہ چلے کہ مجھ سے کتنی محبت کرتے ہو۔"

"اف......" انہوں نے گہری سانس لی۔ "اور بھی غم ہیں زمانے میں فیس بک کے سوا...... راحتیں اور بھی ہیں لائک کی راحت کے سوا" انہوں نے ترنم چاچی کے سر پر پیار سے چپت لگائی۔

"بس چھوڑو رہنے دو تم تو......"

"جانتی تو ہو تم کہ میں سارا دن روزگار کی تلاش میں مارا مارا

پھرتا ہوں۔ پانچ چھ بندوں کا گھر ہے ہمارا' میرا ذہن تو ہر وقت اسی سوچ میں رہتا ہے کہ اگر کہیں نوکری نہ ملی تو میں تو بھوکا رہ لوں گا تم سب کا کیا ہوگا؟ ابھی تو بھلا ہو بھائی صاحب کا کہ راشن پانی ان کی دکان سے آ جاتا ہے ورنہ میں کیا کرتا؟"

"مسئلے مسائل کس گھر میں نہیں ہوتے' لیکن تم دیکھنا کبھی کہ لڑکیاں اپنے شوہروں کے پیار محبت کے افسانے کتنے فخر سے بتاتی ہیں' تصویریں ایڈ کرتی ہیں' کبھی کوئی باہر گھومنے گئے ہوتے ہیں تو کبھی باہر کھانا کھاتے' کوئی ہر دوسرے روز کپڑوں جوتوں کی شاپنگ کرکے آتی ہے تو کوئی گھر کی سیٹنگ بدل رہی ہوتی ہے' تم یقین کرو ذلفی' ان سب کی پوسٹ اور تصویریں دیکھ کر کبھی کبھی مجھے بہت رونا بھی آتا ہے' عجیب احساس محرومی ہونے لگتا ہے مجھے' نہ کبھی گھومنے گئے ہم تو' نہ کسی ریسٹورنٹ میں جانے کی اوقات' کپڑے بھی ہر ہفتے خریدنا گویا خواب ہی ہے اور گھر...... گھر کی سیٹنگ بندہ بدلے تو کس چیز سے کہ ہاتھ میں نہیں ہے ڈھیلا اور کرتی ہے میلا میلا!"

ذلفی چچا بہت ٹائم سے ان کے مزاج میں اترتی چڑچڑاہٹ اور لہجے میں فرسٹریشن نوٹ کررہے تھے اور ان کا خیال تھا کہ یہ سب شاید نئے مہمان کی آمد سے پہلے طبیعت میں موجود اتار چڑھاؤ کا حصہ ہے اور بس...... یہی وجہ تھی کہ وہ ان کی ہر بات کے جواب میں مسکرا دیتے' خاموش ہوجاتے یا کوئی ہلکا پھلکا جواب دے دیتے' مگر یہ جو بات آج معلوم ہوئی تھی یہ تو ان کے گمان میں بھی نہیں تھی اور اس کا تو علاج تھا بھی بہت آسان...... اسی لیے انہیں بولنے کے لیے مکمل موقع اور وقت دیا۔

"تمہیں پتہ ہے ناں کہ مجھے کتابیں پڑھنے کا کتنا شوق تھا شادی سے پہلے اور اب بھی ہے لیکن ظاہر ہے کہ اوپر تلے بچوں کی پیدائش کے بعد ہونے والے اخراجات نے میرا شوق تو نہیں لیکن بجٹ تو متاثر کیا ہے ناں۔" وہ رک کر ذلفی چچا کی تائید چاہتی تھیں' بات بھی سچ تھی سو انہوں نے تائید کرتے ہوئے اپنے اور ان کے لیے تھرماس سے کپ میں چائے انڈیلی۔

"میں جانتی ہوں کہ ہزار بارہ سو روپے کی ایک کتاب خریدنا میرے بس میں نہیں ہے لیکن میری بھی تو حسرت ہے ناں کہ کبھی اگر ہمارے پاس بہت سے پیسے ہوں تو میں ایک اچھا سا بک شیلف بنوا کر اس میں ہزار بارہ سو تو کیا دو ہزار کی ایک ایک کتاب لے کر اسے بھر دوں اور پھر بڑے فخر سے تصویریں فیس بک پر لگاؤں اور سب کو بتاؤں کہ دیکھو میں کتابیں پڑھنے اور جمع کرنے کی کتنی زیادہ شوقین ہوں۔"

"تم اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں کی وجہ سے پریشان رہتی ہو؟" وہ بے حد سنجیدہ تھے۔ ترنم چاچی نے اپنے کپ کے کناروں پر انگلی پھیرتے ہوئے سر جھکا لیا تھا۔

"جانتی ہو فیس بک پر قہقہے بکھیرتے' تصویریں لگاتے لوگوں کی زندگی بھی مکمل ہے کہ نہیں؟" ترنم چاچی کچھ نہیں بولی تھیں۔ خاموشی سے جھکا ہوا سر جھکا ہی رہا۔

"ہوسکتا ہے کسی کے گھر میں لڑائی جھگڑے ہوں اور وہ فیس بک پر چند لمحے سکون کے گزارنے آتے ہوں۔ کسی کی زندگی میں اولاد کی کمی ہو' سسرال والوں کے طعنے تشنے ہوں' اولاد کی بے راہ روی' تنہائی' بیماری' یا شاید کچھ اور ہو...... اور ہوسکتا ہے کچھ لوگ مکمل مطمئن اور خوش بھی ہوں لیکن تم نے کبھی نوٹ کیا ہوگا ترنم کہ فیس بک صرف سکھی لوگوں کی جنت ہے' کسی کا دکھ سننے اور بانٹنے کے لیے کوئی فیس بک پر نہیں آتا......" ترنم چاچی نے جھکا ہوا سر اٹھایا۔

"ہنستے مسکراتے اسٹیٹس پر لوگ گپ شپ کرتے ہیں لیکن دکھی اسٹیٹس کو کوئی توجہ نہیں دیتا' یقین نہیں آتا تو ایک بار لکھ کر دیکھنا پہلی دوسری مرتبہ تو یقیناً تم دوستوں کی طرف سے ہمدردی اور پرخلوص مشورے ضرور وصول کرو' لیکن کب تک؟ پھر سب دیکھ کر ان دیکھا کردیں گے۔ اس لیے کہ لوگ اپنی اپنی ٹینشنز سے فرار حاصل کرنے کے لیے اگر کچھ وقت فیس بک پر گزارتے ہیں تو وہ اس وقت کو ہنسی خوشی گزارنا چاہتے ہیں' رودھو کر نہیں...... اور یہی وجہ ہے کہ تمہیں سب خوش نظر آتے ہیں کیونکہ فیس بک ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جہاں تمام لوگ اپنے دکھ اور محرومیاں بھول کر اور اطمینان کا نقاب لگائے خود بھی خوش نظر آتے ہیں اور دوسروں کو خود سے بھی زیادہ خوش محسوس کرتے ہیں تو کچھ لوگ رشک وحسد کی نظر سے دیکھتے ہیں' کچھ کو کوئی فرق ہی نہیں پڑتا اور کچھ لوگ ان خوش باش لوگوں سے اپنی زندگی کا موازنہ کرتے ہوئے کڑھتے رہتے ہیں' ناامیدی اور حالات سے مایوسی کا شکار ہونے لگتے ہیں۔ ایسے میں تمہارا شمار کن لوگوں میں ہوتا ہے...... بتاؤ گی مجھے؟" وہ رکے اور اپنی چائے ختم کی۔

"مجھے کسی سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن حقیقت جو ہے سو ہے۔" ترنم چاچی کے چہرے پر موجود تاثرات اب تک نہیں بدلے تھے۔ ذلفی چچا نے ٹائم دیکھا اور اٹھ کھڑے ہوئے۔

"مجھے دیر ہورہی ہے باقی باتیں بعد میں کریں گے' ابھی تم مجھے اپنا موبائل دے دو میں اس میں تمہاری مرضی کے گانے اور ایک دو اور چیزیں ڈلوالاؤں گا۔" ترنم چاچی نے موبائل ان کو دیا اور خدا حافظ کہہ کر پھر بچوں کے پاس آگئیں۔ پچھلے چند دنوں سے شاید ان کے موبائل میں کوئی وائرس آگیا تھا اس لیے کوئی بھی گانا ڈاؤن لوڈ نہیں ہو پا رہا تھا۔ جس کی وجہ سے ترنم چاچی اکثر ذلفی چچا کے پیچھے پڑی رہتیں' سو آج کم از کم ایک مسئلہ تو حل ہونے والا تھا۔

......☆☆☆......

ملکہ ایک ہاتھ سے اماں کی ٹانگیں دبانے کے ساتھ ساتھ دوسرے ہاتھ سے موبائل پر حسب معمول فیس بک استعمال کررہی تھی اور یہی وجہ تھی کہ اماں کو وہ سکون نہیں مل رہا تھا جو وہ چاہتی تھیں۔ سو کچھ دیر تو انہوں نے برداشت کیا مگر پھر جھنجلا گئیں۔

"اگر ٹانگیں دبانی ہیں تو دونوں ہاتھوں سے دبا' ایک ہاتھ کی ڈوئی بنا کر کیوں بیٹھی ہے؟"

"اماں دبا تو رہی ہوں' اب اور کیا کروں؟" اس نے موبائل سائیڈ پر کرتے ہوئے یقین دہانی کی کہ اماں کو نظر نہیں آرہا اور واقعی انہیں معلوم نہیں تھا کہ ملکہ ساتھ ساتھ موبائل پر فیس بک کا شغل بھی جاری رکھے ہوئے ہے۔

"یہ تو ٹانگیں دبا رہی ہے یا ایک ہاتھ سے باجرے کا آٹا گوندھ رہی ہے؟" اماں کے غیر مطمئن انداز پر اس نے سر جھٹک کر ایک دفعہ پھر فیس بک پر آئی ہوئی فرینڈز ریکوسٹ چیک کرنا شروع کریں۔ اچھی خاصی اللہ رسول والی مذہبی ڈی پی اور ٹائم لائن کو رنگا کر اندر جو بے ہودہ تصاویر شیئر کی گئیں تھیں' ان پر ملکہ حیرت زدہ تھی کہ آخر یہ کس ضمیر کے لوگ تھے' سو بیزار ہو کر دوستوں سے گپ شپ کرنے لگی۔ اسے ان سب سے بات چیت کرنے میں اتنا اچھا لگتا کہ اکثر اوقات تو سامنے رکھا کھانا کھانا بھی بھول جایا کرتی تھی' روٹی ٹھنڈی ہو جاتی تو اٹھا کر رکھ دیتی۔ اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے اس کے ہاتھ میں موبائل موجود رہا کرتا تھا۔

نور جہاں سے ہونے والی اس کی بات چیت کا زیادہ تر حصہ بھی فیس بک کی ایکٹیوٹیز اور دوستوں کے بارے میں ہوتا۔ فیس بک کی اس لت نے اس کے اور اماں کے درمیان اس لیے بھی بہت زیادہ فاصلہ پیدا کردیا تھا کہ اکثر اوقات وہ موجود تو اماں کے پاس ہوتی لیکن گھٹنوں کی آڑ میں دیوار سے ٹیک لگائے مصروف فیس بک پر ہوتی۔ اماں اس کے ساتھ کیا باتیں کررہی ہیں اور کس کی باتیں کررہی ہیں اسے کچھ پتہ نہ ہوتا' کبھی کبھار تو نور جہاں آکر اسے ٹہوکا دیتی آنکھیں نکالتی اور وہ چند لمحوں کے لیے شرمندہ بھی ہوتی' لیکن وہ چند لمحے بھی چٹکی بجاتے گزر جاتے' اور وہ ایک بار پھر انہی دوستوں کے ساتھ کمنٹس میں مصروف ہوجاتی۔ اسے لگتا تھا کہ وہ فیس بک پر موجود گروپس کی سب سے ایکٹو اور پاپولر ممبر ہے' اس کی ہر پوسٹ پسند کی جاتی ہے لوگ کمنٹ کرتے ہیں اور انتظار میں رہتے ہیں۔" اور اسی خوش فہمی کے باعث اس کی آنکھوں اور سر میں رہنے والے درد نے بھی اسے فیس بک سے دور نہ کیا تھا۔ ہاں البتہ یہ ضرور تھا کہ سر میں درد کی وجہ سے اب وہ مستقل چڑچڑی ضرور رہنے لگی تھی مگر یہ چڑچڑاہٹ بھی تو صرف نور جہاں اور اماں کے لیے ہی تھی' فیس بک کی دوستیں تو اس کی خوش اخلاقی کے گن گایا کرتیں۔

"یہ لے دوسری پنڈلی کو دبا دے ذرا۔" اماں نے کروٹ لے کر بائیں ٹانگ سیدھی کی۔

آج صبح اس نے اپنے جہیز کے لائے گئے برتنوں میں سے کپ نکال کر اس میں چائے ڈالی اور الماری سے نیا میز پوش نکال کر اس پر کپ رکھ کر تصویر کھینچنے کے بعد فیس بک پر اپ لوڈ تو کردی تھی مگر کپ دھو کر واپس رکھنے کا خیال ہی نہ رہا تھا' کہ وہ ہاتھ میں موبائل لیے اماں کے پاس آبیٹھی اور اب جو اماں نے کروٹ بدل کر سامنے وہ کپ رکھا دیکھا تو حیران رہ گئیں۔

"یہ تو وہ کپ نہیں جو تیرے ٹی سیٹ کے ساتھ تھا؟"

"یہ...... ہاں وہ...... اماں ہے تو وہی...... میں ابھی رکھتی ہوں۔" وہ بوکھلائی تھی کیونکہ جہیز کی چیزوں کو فی الحال استعمال کرنے کی قطعاً اجازت نہ تھی۔

"رکھتی تو ہے ٹھیک ہے' مگر یہ یہاں آیا کیسے؟ اور یہ سفید میز پوش؟ ارے اس پر تو میں نے کتنی منت سماجت کرکے تیری تائی کی بیٹی سے کڑھائی کروا کر تیرے جہیز کے لیے رکھا تھا۔ یہ دونوں چیزیں آخر نکالیں تو نکالیں کس نے؟" صدمے اور حیرت کے مارے اماں ایک دم اٹھ بیٹھی تو ملکہ بھی گھبراہٹ میں ان کے ساتھ ہی پلنگ سے نیچے اتری اور برق رفتاری سے موبائل والے ہاتھ میں ہی کپ اور دوسرے میں میز پوش پکڑا اور کچن کی طرف بھاگی تاکہ اماں کی مار سے بچ سکے لیکن افسوس......!!

باورچی خانے میں نور جہاں نے دیگچی میں پانی ابالنے کے لیے رکھا تھا۔ اپنے تئیں تو ملکہ نے کپ نیچے رکھنا چاہا تھا مگر شومئی قسمت کہ ہاتھ میں پکڑا موبائل جو پھسلا تو عین اسی ابلتے ہوئے پانی میں جا گرا...... ساتھ ہی ملکہ کی ایک دلخراش چیخ ابھری' نور جہاں جو فریج سے سبزی نکال رہی تھی ایک دم پلٹی اور یہی سمجھی کہ شاید پانی اس پر گر گیا ہے یا وہ پانی پر گر گئی ہے سو وہیں سبزی چھوڑی اور بڑی پھرتی سے چیختے ہوئے ملکہ کی جانب بڑھی جو موبائل نکالنے کی کوشش کرنے کے بجائے وہیں کھڑی رونے لگی تھی۔

''زیادہ تو نہیں جلا ہاتھ۔'' اس سے پہلے کہ نور جہاں پوچھتی' شمو بھائی کی آواز نے دونوں کو چونکا دیا۔

''شمو بھائی آپ؟'' ملکہ کو بھول کر نور جہاں ان کی طرف متوجہ ہوئی۔

''ہاں میں اور امی پھوپو کی طبیعت پوچھنے آئے تھے کہ تم دونوں کی چیخ و پکار پر یہاں چلا آیا۔''

''میں بھی کہوں اماں ابھی تک مجھے دھمو کا جڑنے کے لیے پہنچی کیوں نہیں؟ یعنی مامی کی آمد سے یہ معجزہ ہوا۔'' ملکہ نے سوچا۔

''کیا ہوا؟ ذرا دکھاؤ تو اپنا ہاتھ۔'' انہوں نے ملکہ کا ہاتھ پکڑ کر دیکھنے کی کوشش کی لیکن ملکہ نے کھا جانے والی نظروں سے پہلے کانپنے کے انداز میں دھیرے دھیرے مسکراتی نور جہاں اور پھر منہ کے پتلے اور دماغ کے موٹے شمو بھائی کو دیکھا جو میٹھی میٹھی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے یقیناً رومانس کو پھانسی چڑھا رہے تھے۔

''ابلا ہوا پانی میرے ہاتھ پر نہیں گرا بلکہ میرا موبائل ابلتے ہوئے پانی میں گر گیا ہے۔'' ناک پھلاتے ہوئے ہاتھ چھڑا کر اس نے عزت سے بے عزتی کی تو شمو بھائی بے چارے نور جہاں سے بھی نظریں چراتے ہوئے ہاتھ ملنے لگے۔ رنگ تو ان کا لال بیگ کے خون کی طرح سفید تھا ہی مگر شرمندگی سے جو سرخی دوڑی تو انہیں دیکھ کر کشمیر یاد آنے لگا اور انہوں نے فوراً سے بیشتر چمٹے کی مدد سے موبائل نکال کر شیلف پر رکھا ان کا خیال تھا کہ شاید اب ملکہ محبت سے مسکرائے گی مگر وہ تو ان کے پاؤں میں پہنے سفید بوٹوں میں گم تھی۔

مردوں کو سفید بوٹ پہنے دیکھ کر اسے فوراً ہی متھن چکروتی یاد آتا تھا۔ اور آج تو انہوں نے بیگی اسٹائل کا سوئٹر بھی پہن رکھا تھا۔ بلیک اور وائٹ کا ڈبل شیڈ والا سوئٹر جس کے بازو کندھوں کے نیچے سے سفید ہی تھے اور کھلے اتنے تھے کہ لگتا یہ بازو پریکٹس کے طور پر پہلے ٹانگوں پر پہنائے گئے تھے۔

''تم آخر کیسے سوچ رہی تھیں کہ موبائل ہی پگھلنے کے لیے کھولتے پانی میں پھینک دیا۔'' خوش اخلاقی کی آخری حد پر کھڑے ہو کر انہوں نے پوچھا۔

''اسے سوچ رہی تھی جسے سوچتے ہی میرا دماغ کھولنے لگتا ہے۔''

''لگتا ہے فیس بک پر کوئی سر عام تمہاری بے عزتی کر گیا ہے اور تمہاری حمایت میں کمنٹ کرنے والا کوئی بھی آن لائن نہیں تھا۔'' نور جہاں نے بمشکل ہنسی روک کر اسے دیکھا۔ پہلے تو جب بھی کسی مہمان کے آنے کا اندیشہ ہوتا وہ فوراً سے رنگ گورا دکھانے والی کریم مل لیتی لیکن آج چونکہ سبھی کچھ غیر متوقع طور پر ہو رہا تھا سو اپنی اصل رنگت کے ساتھ وہ شمو بھائی کے سامنے کھڑی بالکل بنگالن معلوم ہو رہی تھی کہ ان کی رنگت ایسی تھی کہ وہ فوٹو شاپ کے زمانے میں بغیر کسی ٹیکنک کے فوٹو کھینچتے اور اسے دیکھ کر خوش بھی ہوتے۔

''ملکہ جا...... جا کر مامی کو سلام کر آ' تیرا پوچھ رہی تھیں۔'' نور جہاں ان سے مل آئی تو اسے جانا پڑا۔ شمو بھائی نے موبائل ٹھیک کروانے کی کوشش کرنے کا کہہ کر نور جہاں کی اجازت سے موبائل خشک کر کے جیب میں ڈال لیا۔

''تمہیں پتہ ہے نور جہاں' پھوپو کی طبیعت کا تو یہاں آ کر اندازہ ہوا ورنہ میں اور امی تو ویسے بھی آج آنے والے تھے۔'' وہ لوگ سردی سے آئے تھے سو نور جہاں نے فوراً سے چائے کے لیے دیگچی میں پانی ڈال کر چولہے پر رکھی' دوسری طرف چھوٹی سی دیگچی میں انڈے ابلنے کے لئے رکھے اور پلیٹ میں بسکٹ اور نمکو ڈالنے لگی۔ شمو بھائی ساتھ ساتھ بات جاری رکھے ہوئے تھے۔

''ابو کا خیال ہے کہ نئے سال پر میری اور ملکہ کی شادی ہو جانی چاہیے' لیکن میرا خیال تھا کہ میں پہلے ملکہ سے بات کر لوں...... پتہ نہیں وہ اس رشتے سے خوش بھی ہے کہ نہیں۔'' نور جہاں کو ان کی بات پر بے حد خوشی ہوئی تھی مگر ملکہ کے آ جانے کا خوف بھی تھا سو بیچ میں بول پڑی۔

''وہ بہت زیادہ خوش ہے اس بات کی گارنٹی تو میں آپ کو دیتی ہوں لیکن آج تو اس کا موڈ موبائل کی وجہ سے بے حد آف

ہے اس لیے اس سے کوئی بات مت کیجیے گا۔"

"لیکن......"

"نور جہاں! اماں کہہ رہی ہیں یہ لوگ کھانا کھا کر جائیں گے سبزی میں گوشت ڈال لے۔" ملکہ نے کچن میں داخل ہو کر آہستہ آواز میں اماں کا پیغام پہنچایا تو شمو بھائی کی بات ہی ادھوری رہ گئی۔

"ملکہ ایک بات بتاؤ۔" شمو بھائی نے ملکہ کو مخاطب کیا تو نور جہاں گھبرائی کہ جانے اب وہ کیا پوچھیں اور وہ کیا جواب دے۔

"کتنی ہی دفعہ تمہیں فیس بک پر ریکویسٹ بھیج چکا ہوں لیکن تم ہو کہ ہمیشہ اگنور کر دیتی ہو حالانکہ کوئی پہچان کا مسئلہ بھی نہیں اوپر میری اپنی فوٹو لگی ہوئی ہیں۔"

"آپ کی فوٹو ہی تو مسئلہ ہیں۔" نور جہاں اور شمو بھائی نے چونک کر ایک دوسرے کو دیکھا۔

"مطلب؟"

"مطلب یہ کہ گردن تک کے بٹن ٹائٹ بند کر کے اس میں جب آپ فوٹو کھنچواتے ہیں ناں تو لگتا ہے صرف سر ہی اوپر رکھا ہوا ہے۔ مجھے شرمندگی ہوتی ہے آپ کی تصویریں دیکھ کر۔ اس پر آپ ہر دوسرے دن پچھلی ریکوسٹ ڈیلیٹ کر کے پھر بھیج دیتے ہیں، میں نہیں شو کرنا چاہتی اپنی دوستوں کے سامنے کہ یہ میرے کزن ہیں۔" وہ اپنی ہی دھن میں بولے جا رہی تھی اور شاید مزید بولتی رہتی کہ نور جہاں نے اس کی کہنی ہلا کر ہوش دلایا۔ شمو بھائی نے پہلے تو اس کی بات سنی پھر نور جہاں کے ایک ٹہوکے نے اسے خاموش کروایا تو وہ بڑے ہی تحمل سے بولے۔

"میں اگر اس طرح کی تصویریں کھنچواتا ہوں اور انہیں اپ لوڈ بھی کر دیتا ہوں، تو صرف اس لیے کہ میں جیسا ہوں، جیسا نظر آتا ہوں اس پر مکمل مطمئن ہوں۔ میں اوروں کی طرح فوٹو اپ لوڈ کرنے سے پہلے دو دو گھنٹے ایڈیٹنگ نہیں کرتا، بغیر بستر کے بان کی چارپائی پر بیٹھا ہوتا ہوں تو وہی فوٹو اپ لوڈ کر دیتا ہوں، میں کسی پر یہ شو نہیں کرنا چاہتا کہ مجھے تو بان کی چارپائی کا پتہ ہی نہیں۔ اگر کبھی اتفاقاً جھڑے ہوئے کنارے کے کپ میں چائے پیئوں تو فوٹو کھینچنے کے لیے نیا کپ نہیں لیتا بلکہ اسی میں فوٹو لگاتا ہوں۔ اپنے چھوٹے سے گھر کے صحن اور کمروں کی تصویریں بھی شوق سے لگاتا ہوں، گھر کی چھت پر چڑھ کر دوسروں کے گھروں کی تصویریں کھینچ کر کبھی نہیں لگائیں۔ اس لیے کہ میں جو ہوں اس پر ہی پُراعتماد ہوں، فیس بک پر سب کے سامنے ململ نہیں چڑھا رکھا میں نے...... واحد ایک اکلوتا اکاؤنٹ ہے میرا۔ دوسروں کی طرح اپنی مدح سرائی یا حمایت کے لیے بہت سارے اکاؤنٹس نہیں بنا رکھے میں نے اور نہ ہی مجھے یہ سب کچھ کر کے دوسروں کو مطمئن کرنے کی ضرورت ہے...... میں اپنے آپ سے خود بہت مطمئن ہوں، میرے اطمینان کے لیے یہی کافی ہے۔"

شمو بھائی جنہیں اکثر اوقات نور جہاں کے سامنے ملکہ چلغوزا افلاسفر کہا کرتی تھی آج حیران تھی کہ وہ چلغوزا کہلائے جانے والے شمو بھائی تو خود اسے چھیل گئے تھے۔ باتوں باتوں میں ایسا آئینہ دکھا گئے تھے کہ وہ خود تو کچن سے نکل گئے مگر وقتی طور پر اسے بھی موبائل کا غم ایسا بھولا کہ نور جہاں سے بھی بات کیے بغیر چپ چاپ ٹرے میں پلیٹیں رکھنے لگی۔

☐......☐......☐

موبائل ذلفی چچا لے گئے تھے تو ترنم چاچی کو زندگی ادھوری لگنے لگی تھی۔ اماں بھی نہیں آ پائی تھیں سو انہوں نے خود ہی بچوں کو کپڑے تبدیل کروائے، چیزیں سمیٹیں پہلے تو ایک دو مرتبہ موبائل کا خیال آیا لیکن پھر کاموں میں ایسی جتیں کہ کچھ یاد نہ رہا اور وہ جو پہلے فیس بک پر زیادہ وقت دینے کے باعث ہمیشہ ہی گھر کے معاملات میں افراتفری کا شکار نظر آتیں، آج صبح سے چونکہ موبائل پاس نہ تھا تو بڑے ہی سکون سے تمام کام سر انجام دیئے۔ بچوں کو نور جہاں لے گئی سو کام نمٹا کر وہ سو بھی گئیں اور نور جہاں بھوک کی وجہ سے منے کو لائی تو ہی جاگیں۔ دن کی روٹین میں یہ تبدیلی انہیں بہت خوش گوار محسوس ہو رہی تھی۔ فیس بک کی یاد بھی گاہے بگاہے آتی مگر پھر بچوں میں مصروف ہو جاتیں، یوں بھی ذلفی چچا جاتے ہوئے پہلے ہی بتا گئے تھے کہ موبائل چند روز بعد ہی واپس ملے گا۔ اس لیے وہ صبح ہی صبر شکر کر چکی تھیں۔

☐......☐......☐

"شمو بھائی کہہ کر گئے ہیں کہ موبائل ٹھیک کروانے کی کوشش کریں گے، اگر نہ ہوا تو تجھے نیا لا دیں گے۔" شمو بھائی اور مامی کو جاتے ہوئے دروازے تک خدا حافظ کہہ کر نور جہاں نے کچن میں بیٹھی ملکہ کو بتایا۔

"نور جہاں اور اگر موبائل ٹھیک ہو گیا تو میرا تو فیس بک اکاؤنٹ بھی اوپن ہے انہوں نے کچھ دیکھ لیا تو......؟" ملکہ کے

سر پر ایک نئی گھبراہٹ سوار تھی۔

"تو ایسا کیا ہے تیرے موبائل میں؟" نور جہاں نے ٹیڑھی آنکھوں سے دیکھا۔

"ویسا کچھ بھی نہیں ہے جیسا تو سمجھ رہی ہے...... سمجھی؟" وہ جھنجلاہٹ کا شکار تھی۔

"ایسا کچھ بھی ہو ہی کیوں کہ بندے کا رنگ پیلا پڑ جائے صرف اس خوف سے کہ کوئی دیکھ نہ لے...... اور شمو بھائی کے دیکھنے سے تو تو بڑا ڈر رہی ہے کبھی اسی طرح اللہ کے دیکھنے سے بھی ڈرتی تو آج مطمئن ہوتی۔ سوچ ذرا اگر تو لاگ ان ہی رہے اور اسی دوران اللہ کو پیاری ہو جائے تو گھر والے بعد میں تیری ساری پوسٹس ان بوکس میں آئے اور گئے سب میسجز الٹے سیدھے اچھے برے گروپس وغیرہ دیکھیں گے تو کیا سوچیں گے؟"

"ہزار دفعہ کہا ہے کہ یہ تبلیغی بیان اپنے پیج پر ہی لکھ کر قیامت تک کا ثواب حاصل کیا کر میں نے پڑھنا ہوگا تو وہیں پڑھ لوں گی یوں اٹھتے بیٹھتے گناہ گار نہ کیا کر مجھے۔" ملکہ کا منہ بن گیا۔

"میں تو صرف اس لیے گھبرا رہی تھی کہ فرینڈز میں جو بوائز ایڈ ہیں وہ ہیں تو سب شریف مگر پتہ نہیں وہ دیکھ کر کیا سمجھیں گے۔"

"ہاں وہ سب شریف ہیں تو شمو بھائی میں کیا تجھے عمران ہاشمی کا روپ نظر آتا ہے؟ جو ایڈ نہیں کرتیں کم از کم ان لڑکوں سے تو اچھے ہیں جو لڑکیوں کے روپ میں ہمارے آس پاس کمنٹ کر رہے ہوتے ہیں۔ بندہ ان سے پوچھے کہ تمہارے ماں باپ نے کن منتوں مرادوں سے بیٹا مانگا تھا اور اب تم لوگ بیٹیاں بننے پر تلے ہوئے ہو...... ان سب دو نمبروں سے تو بہتر ہے ناں یہ تو تجھے بھی ماننا پڑے گا۔" چائے کے برتن سمیٹ کر اب وہ دھونے لگی تھی کہ ان کے گھر ایک مرتبہ مہمان کے آنے پر چائے بنتی پھر کھانے کے بعد دوبارہ بھی بنا کرتی۔

"ہاں باتیں تو آج کافی ساری ٹھیک ہی کر کے گئے ہیں میں بھی سوچ رہی ہوں کہ میں شاید دوسروں کو نہیں آج تک خود کو ہی دھوکہ دیتی آئی ہوں خود اپنی شناخت حیثیت سے شرمندہ کیوں تھی؟ ان کی طرح مکمل اعتماد میرے اندر کیوں نہیں تھا؟"

"شکر ہے تو نے ان کی کسی بات کو مثبت طریقے سے محسوس کیا ورنہ تو جو بندہ دل کو برا لگتا ہے ناں اس کی ساری اچھی باتیں بھی بری ہی لگتی ہیں۔"

"بس اللہ کرے وہ موبائل ٹھیک ہونے پر میرے فرینڈز نہ دیکھیں ورنہ کیا سوچیں گے؟" بے چینی عروج پر تھی۔

"اچھا ہی ہے کہ نہ دیکھیں کیونکہ تو نے تو ان کو بھی ایڈ کر رکھا ہے جن کی آئی ڈی اور ڈی وی کی جنس دونوں ہی مشکوک ہوتی ہیں۔"

"بکواس نہ کر نور جہاں برتن دھو اور دعا کر بس......"

□......□......□

فیس بک سے دور ہوئے تیسرا دن تھا نور جہاں نے بھی جان بوجھ کر اپنا موبائل غائب کر دیا تھا تا کہ ملکہ مانگ نہ سکے ان تین دنوں میں ان دونوں نے اماں کے ساتھ بیٹھ کر ڈھیروں ڈھیر باتیں کی تھیں چاچی بھی آج کل چونکہ موبائل کی جدائی سہہ رہی تھیں لہٰذا سامنے ہی گھر ہونے کا مکمل فائدہ اٹھاتے ہوئے بچوں سمیت وہیں بیٹھ کر دھوپ سینکا کرتی۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے وہ سبھی ایک دوسرے سے بہت ٹائم کے بعد ملی ہوں۔ ہنسی مذاق قہقہے باتیں تھیں کہ ختم ہونے کا نام نہ لیتیں ملکہ جو اپنے سر درد اور آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا تھی اب تو لگتا کہ کبھی یہ پرابلمز تھیں ہی نہیں۔ ترنم چاچی جو خوامخواہ ہی اٹھتے بیٹھتے کسی خودترسی کا شکار ہو رہی تھیں اب ان کی کیفیت بالکل مختلف تھی۔ شاید انہوں نے یہ بات سمجھ لی تھی کہ زمین پر رہتے ہوئے آسمان کو دیکھتے رہنے سے لگنے والی ٹھوکر پھر اسی زمین پر ہی گراتی ہے اس لیے بہتر ہے کہ زمین پر رہ کر زمین والوں سے رشتہ مضبوط کیا جائے۔ آئے روز ذلفی چچا سے ہونے والی شکایتیں بھی تھمنے لگی تھیں جس کی ایک وجہ اگر فیس بک پر دوسروں کو دیکھ کر اپنا موازنہ کرنے اور آہیں بھرنے سے دور رہنا تھا تو دوسری وجہ انہیں جاب ملنا بھی تھا۔

ملکہ کے دل میں البتہ رہ رہ کر فیس بک کی دوستوں کی یاد ضرور سر اٹھاتی۔ وہ جانتی تھی کہ اس کی وال مس یو ٹائپ کی تصویروں اور پوسٹس سے بھری ہوگی اور پورا دن تو اسے ان باکس میں آئے میسجز کا جواب دیتے ہی لگ جائے گا۔ فی الحال تو وہ صرف اس بات پر خوش اور مطمئن تھی کہ اس کا فون اب ٹھیک کیے جانے کی پوزیشن میں نہیں ہے کھولتے ہوئے پانی میں گرنے کے بعد اب وہ اپنی جان سے ہاتھ دھو چکا تھا۔ اور وہ سوچ رہی تھی کہ جو ہوتا ہے اچھے کے لیے ہوتا ہے۔ موبائل تو ضائع ہوا ہی لیکن اتنے بہت عرصے کے بعد وہ یوں اماں کے قریب ہوئی تھی ان کی باتوں کو مکمل اور سکون سے سن کر جواب دے رہی تھی۔ ایسا

سکون اور اطمینان تو جانے کتنے عرصے بعد ملا تھا۔

"ویسے نور جہاں! ایک بات تو طے ہے......" وہ سب دھوپ میں بیٹھ کر مالٹے کھا رہی تھیں۔ چاچی بھی موجود تھیں۔ نور جہاں منے کو تھوڑے سے نیم گرم پانی میں شہد ڈال کر فیڈر کے ذریعے پلا رہی تھی' ملکہ کی بات پر استفہامیہ نظروں سے دیکھا۔

"فیس بک پر سب کچھ مل جاتا ہے ماں نہیں ملتی۔" محبت پاش نظروں سے اس نے اماں کو دیکھا جو چاچی کی کسی بات پر مسکرا رہی تھیں۔

"میں مسلسل دو دو گھنٹے بھی ادھر ادھر کمنٹس کر کے کہیں لگاتی رہوں ناں لیکن یہ جو مزہ اماں کے پاس بیٹھ کر ان کی باتیں سننے میں ہے وہ کسی گروپ میں ہے' نہ پیج پر اور نہ ہی اپنی وال پر۔"

"سچ کہہ رہی ہے' ماں بھی راضی' من بھی اور مالک بھی۔" نور جہاں نے تائید کی اسی دوران دروازے کی گھنٹی بجا کر کنڈی نہ لگی ہونے کے باعث شمو بھائی ہاتھ میں لفافہ لیے آن حاضر ہوئے آج وہ ریڈ سوئٹر میں ملبوس تھے۔ اور اللہ کا شکر ہے کہ آج انہوں نے ریڈ جوتے نہیں میچ کیے تھے۔ وہ اس دن کے مقابلے میں کہیں بہتر لگ رہے تھے بلکہ ملکہ کا تو خیال تھا کہ انہیں آج کے ڈریس میں ایک سرکی نوٹو لگا ہی دینی چاہیے۔ اس دن کے بعد سے اٹھتے بیٹھتے نور جہاں کی طرف سے ہونے والی اس کی برین واشنگ کا اثر تھا یا ان کے ہاتھ میں پکڑے لفافے سے جھانکتا ڈبہ۔ پیک موبائل کے سیٹ کا پیکٹ۔ بہر حال جو بھی تھا اس نے مسکرا کر شمو بھائی کو دیکھا تو وہ اتنی ساری خواتین کی موجودگی میں جوابی وار سے محروم ہی رہے۔ کھسیا کر موبائل والا شاپر نور جہاں کو تھما کر ملکہ کو دینے کا اشارہ کیا۔

"آؤ بیٹا آؤ ناں بیٹھو۔ اکیلے آئے ہو کیا؟" اماں نے خوشی سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"نہیں ذلفی چچا بھی ساتھ ہی ہیں...... دراصل جس دکان سے میں نے موبائل لیا ہے ناں وہ بھی وہیں کھڑے تھے تو بولے اکٹھے چلتے ہیں۔" ان کی اس بات کے دوران ذلفی چچا بغیر دستک دیئے اندر چلے آئے اور ترنم چاچی کو ان کا موبائل دے کر چیک کرنے کو کہا تو وہ سب سے پہلے فیس بک پر جا پہنچیں۔

"وہ ساری امیر و کبیر لڑکیاں جو تم نے اپنے پاس ایڈ کر رکھی تھیں ناں' جن کی آئے روز کی فوٹوز اور اسٹیٹس سے تم خود اپنے ماحول سے بیزار اور خود ترسی کا شکار ہونے لگی تھیں' میں نے ان کو ڈیلیٹ کر دیا ہے۔"

"اوہ گاڈ کس کس کو ڈیلیٹ کر دیا اور بھلا کیوں؟" چاچی نے فوراً اپنی فرینڈز لسٹ چیک کی۔

"اگر کسی بندے کے فیس بک پر درج روز مرہ کے معاملات سے آپ کسی بھی قسم کے کمپلیکس کا شکار ہو رہے ہیں تو کیا ضروری ہے کہ اسے اپنے دوستوں کی فہرست میں شامل رکھ کر خود کو ہر وقت جلنے اور کڑھنے دیا جائے' ویسے کیا زندگی میں ٹینشنز کچھ کم ہیں جو فیس بک پر بھی دوسروں کو دیکھ کر بندہ ٹینس رہے؟" وہ خاموشی سے باقی رہ جانے والی دوستوں کو دیکھ رہی تھیں' یوں بھی تین چار دن کے بعد فیس بک آن کرنے پر ویسے ہی کچھ لکھنے کا دل نہیں چاہ رہا تھا' سو دھیان ان کا مکمل طور پر ذلفی چچا کی جانب تھا۔

"فلاں کا شوہر اسے اتنا پیار کرتا ہے اور فلاں کا اتنا...... فیس بک کی والز ان کے پیار محبت کے اعتراف و اقرار سے بھری پڑی ہیں۔ اب آپا آپ ہی بتاؤ اگر کوئی بندہ فیس بک پر سب کے سامنے پیار کا اظہار نہیں کرتا' یا نہیں کر سکتا تو کیا اس صورت میں گھریلو تناؤ ہونا چاہیے؟ کیا میاں بیوی کا رشتہ اس قدر دکھاوا مانگتا ہے؟ جن کی تو نیچر ہی ایسی ہے وہ چاہے جو مرضی ایک دوسرے کے بارے میں لکھیں آخر میاں بیوی میں' میں غلط نہیں سمجھتا لیکن جو بے چارے ہماری طرح کے سیدھے سادے سے ہیں ان کی بیگمات کیوں محسوس کریں کہ اے کاش ہمارے ساتھ بھی اسی طرح کا اظہار محبت کیا جائے۔ یہی کاش میاں بیوی کے درمیان ذہنی طور پر فاصلہ پیدا کرتا ہے۔" اماں چونکیں اور فوراً ترنم چاچی کو دیکھا' صحیح معنوں میں فاصلہ ہونا اماں کو اب سمجھ آیا تھا۔

"بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں ذلفی چچا آپ۔" نور جہاں نے بب سے منے کا منہ صاف کیا' ترنم چاچی بھی شرمندہ شرمندہ سی تائید میں سر ہلاتے ہوئے سوچ رہی تھیں کہ واقعی ہر وقت فیس بک فرینڈز کی خوش باش پوسٹس سے موازنہ کرتے ہوئے وہ ذلفی چچا کے سامنے بہت چڑچڑی رہنے لگی تھیں' وہ ٹائم جو انہیں اپنے ننھے بچوں کے ساتھ گزارنا چاہیے تھا وہ سارا وقت فیس بک پر ان دوستوں کی شاپنگ' لنچ اور ڈنر کی تصاویر دیکھنے اور کڑھنے میں گزار دیتیں جن سے کبھی ملنا تک نہیں تھا اور کچھ کے تو حقیقی ناموں سے بھی وہ واقف نہ تھیں۔

ادھر ملکہ نے موبائل ہاتھ میں لیتے ہی (پہلے سے چارجڈ اور انسٹالڈ) فیس بک آن کیا تو مایوسی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آیا۔

وال پر اس کا اپنا لکھا ہوا اسٹیٹس موجود تھا۔

جن دوستوں کی خاطر وہ ہر وقت اماں سے ڈانٹ کھایا کرتی تھی انہیں نظر انداز کرتی..... نور جہاں سے لڑتی' ان میں سے کسی ایک نے بھی اسے مس نہیں کیا تھا۔ اس کی وال پر کوئی ایسی پوسٹ موجود نہ تھی جو کسی دوست کی جانب سے کی گئی ہو اور جس میں کسی نے اس کے نہ ہونے کو شدت سے محسوس کیا ہو۔

گروپ اسی طرح چل رہا تھا' اس کے بغیر بھی کوئی کمی نہ تھی۔ ہر کوئی ایک دوسرے میں مصروف تھا۔ جن کو وہ کھانے کے لیے وہ گھر والے کپ کے بجائے اپنے جہیز کے کپ نکال لاتی' گوبھی آلو کے سالن کی فوٹو کرنے کے بجائے پزا اور کوک کی فوٹو لگاتی' ان میں سے کسی کو بھی اس کے آن لائن نہ ہونے پر کوئی فرق نہیں پڑا تھا' وہ جو سوچ رہی تھی کہ ان باکس کے میسجز کا جواب دینے میں ہی شاید بہت سارا وقت لگ جائے وہاں صرف اور صرف ایک میسج تھا۔ شمشاد اقبال کے نام سے!

ملکہ.....!

امی کہتی ہیں اور یقیناً ٹھیک کہتی ہیں کہ اگر کوئی شخص اچھا لگے تو اس کی خامیاں نظر انداز خود بخود ہونے لگتی ہیں کیونکہ وہ دل کو اچھا جو لگتا ہے سو اس کی ہر بات بھی اچھی ٹھہری لیکن جو برا لگتا ہے اس کی ہر بات بری لگتی ہے ناں؟ جیسے شاید تمہیں میری باتیں بری لگتی ہوں گی' لیکن تم مجھے ایڈ نہیں کرنا چاہتی کوئی مسئلہ نہیں' میں نے اپنی ریکوئسٹ خود ہی ڈیلیٹ کردی ہے مگر ایک بات یاد رکھنا' اپنی ذات میں اعتماد پیدا کرنا سیکھو' کیونکہ مجھے ترس آتا ہے ان لوگوں پر جو صرف فیس بک پر شیئر کرنے کے لئے تصویروں پر اس حد تک محنت کرتے ہیں کہ بیک گراؤنڈ میں نظر آنے والا اپنا گھر تک Blurr کردیتے ہیں۔ ماں کے نام کی جذباتی پوسٹس لگا کر سینکڑوں لائکس حاصل کرنے والے خود ماں کے آگے اونچا بولتے اس کے کاموں میں نقص نکالتے اور اس سے باتیں کرنے کے بجائے فیس بک پر دوسروں سے باتیں کرنے کو ترجیح دیتے ہیں' اپنے اپنے فرقے کو درست ثابت کرنے کے لیے گھنٹہ گھنٹہ کمنٹ کرنے والے خود نماز پڑھنا بھول جاتے ہیں اور اکثر تو بے چارے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ کوئی لڑکی محبت سے کمنٹ یا ان باکس میں جواب دے دے تو شیروانی کا رنگ اور بچوں کے نام تک سوچ لیتے ہیں.....! مجھے معلوم ہے کہ میں آج کل کے لڑکوں کی طرح ان تمام کاموں میں ایکٹو نہیں ہوں' مجھے ڈریسنگ کا کوئی سینس نہیں

### کبھی تم بھی نظر آؤ

کبھی تم بھی نظر آؤ
یقین مانو صبح سے شام تک ہم کو
بہت سے لوگ ملتے ہیں
نگاہوں سے گزرتے ہیں
کوئی انداز تم جیسا
کوئی ہم نام تم جیسا
کسی کی آنکھیں تم جیسی
کسی کی باتیں تم جیسی
مگر تم ہی نہیں ملتے
یقین مانو بہت بے چین رہتے ہیں
بڑے بے تاب رہتے ہیں
دعا کو ہاتھ اٹھتے ہیں
دعا میں یہ ہی کہتے ہیں
لگی ہے بھیڑ لوگوں کی
مگر اس بھیڑ میں ہم کو
کبھی تم بھی نظر آؤ

انتخاب: جویریہ خان..... کراچی

ہے' لیکن بڑے چھوٹے سے بات کرنے کا طریقہ ہے' مجھ میں' اور ڈریسنگ کا کیا ہے امی جو بھی لائیں گی وہ اپنی مرضی سے ہی کروادے گی۔

مزاج یار کے رنگوں میں خود کو رنگنے کو
کھڑے ہیں ہم کہ کوئی حکم دلربا کا ملے

ملکہ نے پورا میسج پڑھنے کے بعد ہی نظر اٹھائی تھی' سب ایک زبان ہو کر سوشل میڈیا کے استعمال کی زیادتی سے قریبی تعلقات میں در آنے والے فاصلے کو زیر بحث لائے ہوئے تھے شمشاد کی نظر البتہ اسی کے تاثرات نوٹ کر رہی تھی۔

دونوں کی نظریں لحہ بعد آپس میں ملی تھیں کہ ملکہ پھر سے موبائل پر مصروف ہوگئی' مگر اس دفعہ وہ خود سے شمشاد اقبال کو ریکوئیسٹ کر رہی تھی' ساتھ ہی مسکراہٹ دباتے ہوئے اس نے نور جہاں کو کہنی سے ٹہوکا دے کر اپنے موبائل کی طرف متوجہ کیا۔

یہ معجزہ بھی محبت میں ہم نے دیکھا ہے
ہر حکم یار پہ یہ سر جھکا ہوا ہی ملے

جوابی شعر کے ساتھ اس نے میسج کا آغاز کیا تو تجسس کے

مارے خوشی سے مسکراہٹ چھپانے میں ناکام نور جہاں اس کے بالکل قریب ہو کر بیٹھ گئی۔

"اماں کے پیارے بھتیجے اور نور جہاں کے شمو بھائی......!"

فیس بک کا احسان مانیے کہ اسی کے توسط سے آپ کا پیغام میں نے پورا پڑھا ہے ورنہ تو شاید اتنی دیر تک آپ کی تبلیغ نما اصلاحی محبت مجھ پر کسی فیک آئی ڈی کی طرح اس دھڑلے سے آشکار نہیں ہوتی۔ آپ کی لکھی ہوئی ایک ایک بات میرے دل کو اسی طرح لگی ہے جیسے ٹیگ ہونے والوں کو آگ لگتی ہے لیکن کیا تھا اگر آپ اپنے میسج میں تبلیغ کے بجائے محبت پر دھیان دیتے اور یہ بھی آپ کی فیس بک سے دوری کا نتیجہ ہے ورنہ آپ کو معلوم ہوتا کہ آج کل میلا بے بی' میلا شونو' میلی پالی' شی جانی کہنے کا ٹرینڈ ہے شیروانی اور بچوں کے نام تک سوچ لینے والے لڑکے ہی آج کل ان ہیں آپ ان جیسے نہ بنیں مگر ان جیسوں کے دوست ضرور بن جائیں کیونکہ آپ جس قدر شریف' سادہ اور معصوم نظر آتے ہیں تو ایسے لڑکوں کو تو دیکھ کر ان کی ہونے والی بیویاں بھی بھائی صاحب کہہ دیتی ہیں۔ آپ نے اپنی ریکویسٹ خود ہی ڈیلیٹ کردی' ورنہ آپ کے بار بار ریکویسٹ بھیجنے پر میں آپ کا شمار ان جری جوانوں میں کر چکی تھی جو ہر لڑکی کو خوب تاک کر ریکیسٹ بھیجتے ہیں اور اتنی بار بھیجتے ہیں کہ اگر کبھی ریکویسٹ اگنور کرنے کے بعد دوبارہ نہ بھیجی جائے تو لڑکیاں خود ان کی ٹائم لائن پر لاسٹ پوسٹ چیک کرنے آتی ہیں کہ زندہ ہے یا فیس بک پر کسی وال پر کہیں بھڑک گیا۔" نور جہاں کی ہنسی اب قہقہے میں بدل رہی تھی سو اس نے دوپٹہ منہ پر رکھ لیا۔

اماں کے لیے یہ معمول کی بات تھی وہ دونوں پہلے بھی ایک دوسرے کے اکاؤنٹ دیکھ کر قہقہے لگایا کرتی تھیں' لہٰذا وہ سب اپنی ہی باتوں میں مصروف تھے۔ شمو بھائی بھی بظاہر ان سب کی گفتگو میں حصہ لے رہے تھے مگر ان کا پہلو بدلنا اور کن اکھیوں سے ان دونوں کو دیکھنا ملکہ سے پوشیدہ نہ تھا۔ وہ جانتی تھی کہ مسکراتے لبوں کے ساتھ ان کی آنکھوں کی خاموش زبان کے پیچھے کیا پیغام ہے۔

اور اب یہ جو آپ سب کے سامنے مجھے پوک کرنے کی ڈری ڈری سی حرکتیں کر رہے ہیں تو مجھے ڈر ہے کہ جس طرح ہمارے ملک میں بجلی پیدا ہوتے ہی فوت ہو جاتی ہے اسی طرح میرے دل میں بھی آپ کی محبت کا اکاؤنٹ بنتے ہی بلاک نہ ہو جائے۔ لہٰذا آپ کی طرف سے دیئے گئے اس پہلے تحفے کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یاد دلادوں کہ چونکہ تحفے دینے سے محبت بڑھتی ہے اس لیے میرے دل میں اپنی محبت کے تیزی سے بڑھنے کے مکمل ذمہ دار آپ خود ہی ہوں گے کہ مجھے تحفے لینا بہت پسند ہے۔ اس لیے شیروانی کا رنگ بھی سوچ لیجیے اور......اور......وہ باقی سب بھی......" وہ جھجک ہی تو گئی تھی۔ اور ہاں جاتے جاتے آخری دو باتیں...... اول تو یہ کہ بیٹھنے کے دوران کمر کو آدھی روٹی کی شکل دینے والے مرد مجھے بالکل اچھے نہیں لگتے اس لیے سیدھا بیٹھا کریں' اور دوسری یہ کہ ریڈ سوئیٹر کے ساتھ بلیک پینٹ' اور بلیک مفلر میں آپ بالکل "کچھ کچھ ہوتا ہے" والے شاہ رخ خان لگ رہے ہیں۔ (اللہ اس جھوٹ پر مجھے معاف کرے)

مامی کی ہونے والی اکلوتی بہو

ملکہ......!

ملکہ نے مسکراتے ہوئے میسج سینڈ کیا تو نور جہاں نے خوشی سے اسے گلے سے لگالیا۔ ملکہ نے اس حقیقت کو سمجھ لیا تھا کہ دور رہنے والوں کو قریب کرنے کی کوشش اور خواہش میں قریب رہنے والوں کو دور کردینا کوئی دانش مندی نہیں ہے۔ فیس بک کا استعمال ضرور ہو لیکن اپنی ذات پر مکمل اعتماد اور اس اطمینان کے ساتھ کہ کہیں فیس بک پر گزارے گئے وقت کے دوران ہمارے اپنے تو ہم سے بات کرنے کو ترستے نہیں رہ گئے؟ اور کہیں ہم روزمرہ کے دینی فرائض کا وقت مختصر کرکے تو اسے نہیں دے رہے؟

نور جہاں کے شمو بھائی نے دونوں کو مسکراتے ہوئے سرگوشیاں کرتے دیکھا تو خوامخواہ ہی مسکرانے لگے۔ وہ نہیں جانتے تھے کہ اب وہ دونوں ان کی عنقریب آنے والی سال گرہ منانے کا پروگرام بنا رہی تھیں اور نور جہاں ان دونوں کو سرپرائز دینے کے موڈ میں تھی اور چاہتی تھی کہ بڑوں کے ساتھ مل کر ایسی سال گرہ منائی جائے جس میں گفٹ شمو بھائی دیں' وہ بھی ملکہ کو منگنی کی انگوٹھی کی صورت میں۔